باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

یکم شعبان المعظم 1444ھ | مطابق 22رفروری 2023ء | بروزِ ہفتہ | جلد:(۳) | شمارہ:(۴۷) | صفحات:(۸)

ہندوستان میں ڈیجیٹل پے منٹ، جلد ہی نقد ادائیگیوں سے زیادہ ہوگا: مودی

سنگاپور اور ہندوستان دونوں ممالک کے درمیان ڈیجیٹل پے منٹ کے ذریعہ رقم کی لین دین کا آغاز، مودی اور وزیر اعظم سنگاپور کی ورچوئل گفتگو

نئی دہلی، 21 فروری (ایجنسی) ہندوستان اور سنگاپور کے ڈیجیٹل پیمنٹ پلیٹ فارم آج آپس میں جڑ گئے ہیں اور اب سنگاپور اور ہندوستان دونوں ممالک میں دنوں ممالک کے ڈیجیٹل پیمنٹ پلیٹ فارم-یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یوپی آئی) اور پے ناؤ کے ذریعہ رقم کا لین دین کرسکتے ہیں۔وزیر اعظم نریندر مودی اور سنگاپور کے وزیراعظم لی سین لونگ کی ویڈیو لنک کے ذریعہ موجودگی کے درمیان ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر شکتی کانت داس اور سنگاپور مانیٹری اتھارٹی کے منیجنگ ڈائریکٹر روی مینن نے اپنے اپنے موبائیل فون سے ایک دوسرے کو رقم منتقل کرکے اس سروس کا آغاز کیا۔سنگاپور پہلا ملک ہے جس کے ساتھ ہندوستان نے ڈیجیٹل پیمنٹ پلیٹ فارم کو مربوط کیا ہے۔اس سے سنگاپور میں رہنے والے غیر مقیم ہندوستانی برادری کا بہت فائدہ ہوگا اور ہندوستان میں ان کی سرمایہ کاری وغیرہ میں بھی اضافہ ہوگا۔اس موقع پر مسٹر مودی نے کہا کہ جلد ہی ملک میں ڈیجیٹل لین دین کا حجم نقدی سے بڑھ جائے گا۔اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور سنگاپور کی دوستی بہت قدیم ہے اور ہمیشہ وقت کی کسوٹی پر کھری اتری ہے۔ہمارے لوگوں کے باہمی رشتے اس کی بنیاد رہے ہیں۔یوپی آئی-پے ناؤ لنک کا آغاز دونوں ممالک کے شہریوں کے لیے ایک ایسا تحفہ ہے جس کا وہ بڑی بے صبری سے انتظار کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں ٹیکنالوجی ہمیں کئی طریقوں سے ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔فن ٹیک بھی ایک ایسا شعبہ ہے جو لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔عام طور پر، اس کا دائرہ کسی ملک کی سرحدوں تک محدود ہوتا ہے۔لیکن، آج کا آغاز سرحد پار فن ٹیک کنکٹیویٹی میں ایک نئے باب کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ آج کے بعد سنگاپور اور ہندوستان کے لوگ اپنے موبائل فون سے اسی طرح رقم منتقل کرسکیں گے جس طرح وہ اپنے اپنے ممالک میں کرتے ہیں۔اس سے دونوں ممالک کے لوگوں کو اپنے موبائل سے کم خرچ میں فوری طور پر رقوم کی منتقلی میں مدد ملے گی۔اس سہولت سے دونوں ممالک کے درمیان رقم کے تبادلے کا سستا اور فوری آپشن ممکن ہو سکے گا۔اس سے ہمارے بیرون ملک مقیم بھائیوں اور بہنوں، پیشہ ور افراد، طلباء اور ان کے اہل خانہ کو بہت فائدہ ہوگا۔
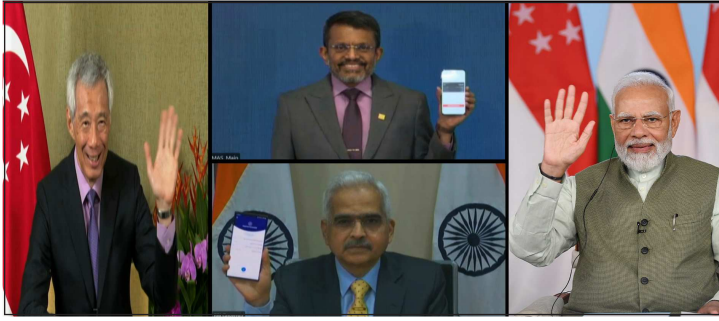
جموں وکشمیر سمیت 64 مقامات پر انکم ٹیکس کی چھاپہ ماری

جموں، 21 فروری (ذرائع) انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ نے جموں وکشمیر سمیت ملک کے 64 مقامات پر چھاپے مارے جس دوران اہم کاغذات کو ضبط کیا گیا۔انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ نے منگل کے روز ملک کی مختلف ریاستوں میں 64 مقامات پر چھاپے مارے۔معلوم ہوا ہے کہ جموں وکشمیر میں بری برہمنہ علاقے میں معروف کمپنی کے آفس پر چھاپہ ڈالا گیا اور وہاں پر تلاشی لی گئی۔بتادیں کہ مالی بدعنوانی کے سلسلے میں انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ نے چھاپے ڈالے۔دریں اثنا جموں سے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ سے وابستہ مختلف ٹیموں نے بری برہمنہ انڈسٹریل ایریا میں چھاپے مارے اور وہاں کاغذات کی باریک بینی سے جانچ پڑتال شروع کی۔انہوں نے بتایا کہ بری برہمنہ انڈسٹریل ایریا میں چار یونٹوں پر مختلف ٹیموں کی جانب سے چھاپے مارے گئے اور وہاں اہم کاغذات کو ضبط کیا گیا۔ذرائع کا کہنا مالی بدعنوانی کی اطلاع ملنے کے بعد انکم ٹیکس نے کارروائی کو انجام دیا۔

جوشی مٹھ میں خوفناک زلزلے کی پیش قیاسی

دہرادون: سائنسدانوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اتراکھنڈ میں ترکیہ اور شام میں آنے والے تباہ کن زلزلے سے بڑا زلزلہ آسکتا ہے۔انگریزی اخبار ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق نیشنل جیوفزیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے چیف سائنسدان ڈاکٹر این پورچندرا راؤ نے یہ انتباہ دیا ہے۔اگرچہ سائنسدان اس کے وقت کے بارے میں درست معلومات نہیں دے سکے، لیکن انتباہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ زلزلہ کسی بھی وقت آسکتا ہے۔جوشی مٹھ بحران سمیت ریاست کے کئی علاقوں میں زمین دھنسنے کا خطرہ برقرار ہے اور اسی دوران ایسی وارننگ تشویش میں اضافہ کرنے والی ہے۔خیال رہے کہ پہاڑی علاقوں میں کم شدت کے زلزلے آنا معمول کی بات ہے۔سائنسدان کی وارننگ نے لوگوں کی راتوں کی نیندیں اڑادی ہیں۔رپورٹ کے مطابق اتراکھنڈ میں زمین کے اندر مزید تناؤ پیدا ہو رہا ہے اور یہ تناؤ کسی بڑے زلزلے کے بعد ہی ختم ہوگا۔رپورٹ کے مطابق سائنسدان کا کہنا ہے کہ زلزلہ کا وقت اور تاریخ ٹھیک سے نہیں بتائی جاسکتی۔اس سے ہونے والے نقصان کا انحصار بہت سی وجوہات پر ہوگا، کیونکہ مختلف جگہوں کے جغرافیائی علاقے مختلف ہوتے ہیں اور نقصان کا انحصار بہت سی چیزوں پر ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر سے اروناچل پردیش تک پھیلے ہوئے ہمالیائی خطہ میں 8 سے زیادہ شدت کا زلزلہ آسکتا ہے۔راؤ نے کہا ''ہم نے ہمالیائی خطہ میں 80 سیسمک اسٹیشن قائم کیے ہیں، جو اتراکھنڈ پر مرکوز ہیں۔ہم اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔

ترکیہ اور شام میں تباہ کن زلزلے کے دو ہفتے بعد ایک اور شدید جھٹکا، پیر کی شب 6.4 کی شدت کا زلزلہ

انقرہ: 21رفروری (ذرائع) ترکیہ اور شام کے سرحدی علاقے میں پیر کی شب 6.4 شدت کے زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔یورپی بحیرہ روم (بحر متوسط) کے زلزلہ پیما مرکز (ای ایم ایس سی) نے بتایا ہے کہ اس زلزلے کی گہرائی دس کلومیٹر تھی۔ترکیہ کے قدرتی آفات سے نمٹنے کے ادارے اے ایف اے ڈی (عفاد) کا کہنا ہے کہ زلزلے کا مرکز صوبہ حاتائے کے شہر دیفنے کے آس پاس تھا۔ترکیہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی اناطولو کی اطلاع کے مطابق زلزلے کے جھٹکے اردن، مصر اور اسرائیل میں بھی محسوس کیے گئے ہیں۔شام کی سرکاری خبر رساں ایجنسی سانا نے اطلاع دی ہے کہ شمالی مغربی شہر حلب میں اس نئے زلزلے کے نتیجے میں عمارتوں کا ملبہ گرنے سے چھے افراد زخمی ہو گئے ہیں اور انھیں اسپتال منتقل کردیا گیا ہے۔یہ نیا زلزلہ ترکیہ اور شام میں 6 فروری کو قیامت خیز شدت کے زلزلے کے دو ہفتے بعد آیا ہے۔اس تباہ کن زلزلے کے نتیجے میں دونوں پڑوسی ممالک میں دس لاکھ سے زیادہ افراد بے گھر ہو گئے تھے، اور زائد از پچاس ہزار سے زیادہ ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے۔دونوں ممالک ابھی تک اس زلزلے کی تباہ کاریوں سے نبرد آزما ہیں جبکہ بین الاقوامی برادری بھی متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیوں میں شریک ہے۔مختلف ممالک کی امدادی ٹیمیں اشیائے ضروریہ ادویہ، طبی سامان اور رضا کار عملہ کے ساتھ زلزلہ زدگان کی مدد کررہی ہیں۔

ہریانہ میں مسلم نوجوانوں کا قتل معاملہ، ملزمان کے حق میں مہاپنچایت، پولیس کو کھلا انتباہ!

نئی دہلی: 21رفروری (ذرائع) راجستھان کے بھرت پور ضلع سے تعلق رکھنے والے دونوجوانوں جنید اور ناصر کو ہریانہ میں قتل اور گاڑی سمیت نذر آتش کرنے کے لئے معاملہ میں ملزمان کے حق میں مہاپنچایت کا انعقاد کیا گیا ہے۔نیوز پورٹل 'آج تک' کی رپورٹ کے مطابق مہاپنچایت میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر پولیس مونو مانیسر (معاملہ کا ملزم) کے گھر چھاپہ مارنے گئی تو اپنے قدموں پر واپس نہیں لوٹ پائے گی! رپورٹ کے مطابق بھیوانی میں کی گئی اس مہاپنچایت میں نہ صرف بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی بلکہ سڑک پر

جام بھی لگایا اور پولیس کو کھلی دھمکی دی۔خیال رہے کہ بھرت پور کے گھاٹمیکا گاؤں سے تعلق رکھنے والے جنید اور ناصر کی جلی ہوئی لاشیں بھیوانی میں ایک بولیرو کار سے برآمد کی گئی تھیں۔مہلوکین کے اہل خانہ نے گزشتہ ہفتہ ان دونوں کو مار پیٹ کر اغوا کئے جانے کی شکایت درج کرائی تھی۔متاثرہ اہل خانہ نے اپنی شکایت میں کہا تھا کہ بجرنگ دل کے کارکنوں نے ان دونوں کو بھرت پور سے اغوا کیا تھا۔اس معاملے میں پولیس نے بجرنگ دل اور 'گئو رکشا دل' سے تعلق رکھنے والے مونو مانیسر سمیت 5 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ان دونوں کو گئوکشی کے شک میں قتل کیا گیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ مقتول جنید کے خلاف گائے اسمگلنگ کا مقدمہ ضرور درج ہے لیکن ناصر کا کوئی کرائم ریکارڈ نہیں ہے۔رپورٹ کے مطابق مانیسر میں مونو کی حمایت میں منعقدہ 'ہندو مہاپنچایت' میں اعلان کیا گیا کہ مونو مانیسر اور ان کی ٹیم کے لیے ایک فنڈ بنایا جائے گا، تاکہ قانونی جنگ لڑی جاسکے۔صرف اتنا ہی نہیں مہاپنچائیت میں دھمکی دی گئی کہ اگر راجستھان پولیس مونو پر کارروائی کرنے آئی تو وہ اپنے قدموں پر نہیں لوٹ پائے گی۔مہاپنچایت کے دوران اس معاملے کی سی بی آئی انکوائری کا بھی مطالبہ کیا گیا۔خیال رہے کہ مونو مانیسر کا پورا نام موہت ہے اور وہ مانیسر کا رہنے والا ہے۔وہ گزشتہ 10-12 سالوں سے بجرنگ دل سے منسلک ہے۔پچھلے کچھ سالوں سے وہ گائے کے اسمگلروں پر تشدد کرنے کے لئے بدنام ہے۔مونو پر نوجوان کو گولی مارنے کا بھی الزام ہے۔اس معاملے میں وہ مفرور چل رہا ہے۔مونو ایک تنظیم 'گاؤ پروٹیکشن ٹاسک فورس' کا رکن بھی ہے۔

تمل ناڈو میں آر ایس ایس کی ریلی روکنے ڈی ایم کے حکومت کی سخت جدوجہد

ہائی کورٹ کے بعد اب سپریم کورٹ میں عرضی داخل

چنئی: 21رفروری (عصر حاضر) تمل ناڈو کی ڈی ایم کے حکومت کسی بھی حال میں آر ایس ایس کی ریلی ریاست میں نہیں ہونے دینا چاہتی۔ریلی کو روکنے کے لیے لگاتار قانونی چارہ جوئی ہو رہی ہے اور ریاستی حکومت نے اب سپریم کورٹ کا رخ کیا ہے۔دراصل گزشتہ دنوں مدراس ہائی کورٹ نے تمل ناڈو میں آر ایس ایس کی ریلی کو منظوری دے دی تھی۔اس فیصلے کے خلاف تمل ناڈو حکومت نے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔واضح رہے کہ ڈی ایم کے حکومت نے آر ایس ایس کی ریلی پر روک لگا دی تھی۔اس پابندی سے ناراض آر ایس ایس نے ہائی کورٹ کا رخ کیا۔حالانکہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد بھی آر ایس ایس نے اپنی ریلی کو ملتوی کر دیا ہے۔آر ایس ایس کا ارادہ گزشتہ سال 2 اکتوبر کو ہی تمل ناڈو میں 51 راستوں پر ریلی اور مارچ نکالنے کا تھا جس پر ڈی ایم کے حکومت نے روک لگا دی تھی۔ریاستی حکومت نے فرقہ وارانہ خیر سگالی بگڑنے کے اندیشہ کے سبب آر ایس ایس کی ریلی کو منظوری دینے سے انکار کیا تھا۔ریاستی حکومت کے اس فیصلے کے خلاف آر ایس ایس نے مدراس ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی جس پر ہائی کورٹ نے چھ مقامات کو چھوڑ کر باقی مقامات پر آر ایس ایس کو ریلی کرنے کی اجازت دے دی۔کچھ مقامات پر ریلی و مارچ کی منظوری مدراس ہائی کورٹ نے ضرور دے دی تھی لیکن کچھ شرائط بھی رکھی گئی تھیں۔ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق آر ایس ایس کارکنان بغیر لاٹھی ڈنڈے اور اسلحوں کے ریلی نکال سکتے ہیں اور انھیں کسی بھی ایسے ایشو پر بولنے سے منع کیا گیا تھا جس سے ملک کی سالمیت پر اثر پڑے۔عدالت کے اس فیصلے سے ناخوش آر ایس ایس نے 6 نومبر کو ہونے والے روٹ مارچ پروگرام کو ملتوی کر دیا تھا۔

فرمانِ الٰہی

ان کے دلوں میں روگ ہے چنانچہ اللہ نے ان کے روگ میں اور اضافہ کردیا ہے اور ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ مچاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

(سورۃ البقرۃ:۱۰۔۱۱)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ: یکم شعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 22رفروری 2023ء بہ روزِ چہارشنبہ

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:40	12:40	4:42	6:26	7:34
انتہا	6:34	4:41	6:25	7:33	5:17

اشراق	6:54	زوال	12:30
ختم سحر	5:28	افطار	6:26

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لحاظ سے شعبان کے چاند کو خوب اچھی طرح گنو۔

(جامع ترمذی)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

موجودہ پرفتن حالات میں اپنی نسلوں کے ایمان وعقائد کی فکر نہایت ضروری

جمعیت علماء ضلع سرسلہ کے زیراہتمام منعقدہ جلسہ اصلاح معاشرہ سے مولانا فصیح الدین ندوی ومفتی محمود زبیر قاسمی کے خطابات

کاماریڈی: 21رفروری (پریس نوٹ) حقوق کی ادائیگی ضروری ہے، بگاڑ آتا ہے؛ تو سدھارنے کا نام اصلاح ہے، اپنے عقائد کو درست کریں، اللہ کو وحدہ لاشریک مانیں یعنی اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، کیونکہ شرک بدترین گناہ ہے، اللہ ہی سے مانگنے والے بنیں، مشکلات سے بچالیتا ہے، گھریلوں زندگی کو استوار کریں، میاں بیوی زندگی کا ایک بڑا حصہ ساتھ گزارتے ہیں، باہم حقوق کی ادائیگی کی فکر کریں، اپنے اخلاق سے بہترین انسان بن کر مخلوق کی خدمت کریں، اپنے کردار کو سنواریں، معاشرہ کی بگاڑ پر توجہ دلاتے ہوئے زور دیا کہ آج معاشرہ کی

عقیدہ جب متزلزل ہوجاتا ہے؛ تو اس کی نحوست سے ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے، اسی لئے ہم اپنے عقائد کو مضبوط کریں، اسکی اہمیت کو جانیں، حضرات صحابہؓ وصحابیات نے جام شہادت پینا گوارہ کیا؛ مگر عقائد کا تحفظ کیا، آج سوچی سمجھی سازش کے تحت پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ چنندہ مسلمان ہی باطل مذاہب کا شکار ہورہے ہیں، اس قسم کے واقعات سامنے لانے کا مقصد گمراہی پھیلانا ہوتا ہے، لہذا محنتوں کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے، چپہ چپہ اصلاح معاشرہ کی محنت کریں، آج اسکول میں لکشمی دیوی، سری دیوی، سوریا نمسکار اور ان تصویروں کے سامنے ہاتھ جوڑنا سکھایا جاتا ہے، اپنے بچوں کے دلوں میں ایمان عقیدے کو خوب بٹھائیں کہ یہ تعلیماتِ اسلامیہ کے خلاف ہے، اس پرفتن دور میں اپنے اور اپنے بچوں کے عقائد کا تحفظ لازمی ہے، ان خیالات کا اظہار ضلع سرسلہ کے کتاپلی میں جمعیۃ علماء کے زیراہتمام منعقدہ اصلاح معاشرہ اجلاس سے مولانا فصیح الدین ندوی (ناظم اصلاح معاشرہ کمیٹی تلنگانہ وآندھرا) نے کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بڑی سنجیدگی سے سمجھائیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بن کر نہیں آئے گا، کیونکہ نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے، توحید، رسالت، ختم نبوت، آخرت، جنت، جہنم، آسمانی کتابوں اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا عقیدہ سمجھائیں، اور اس پر قائم رہیں، صحابہؓ رسول اللہ ﷺ سے سنتے تھے تو ان باتوں پر مکمل یقین بھی رکھتے تھے، وہی یقین انہیں عمل پر آمادہ کرتا تھا۔ مفتی محمود زبیر قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا) نے کلیدی خطاب میں کہا کہ درود شریف کی کثرت سے زندگی میں برکت آتی ہے، ذہنی سکون میسر ہوتا ہے، مسجد کو مضبوطی سے پکڑلو! اللہ تمام

حالت دیکھ کر یہ کہتا ہوں کہ عورتوں کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال حرام ہے، دینی باتیں بھی نیٹ کے ذریعہ نہ لیں، اہل علم بالخصوص دیندار خواتین سے علم دین حاصل کریں، نیک بنیں، کیونکہ ماں باپ سے خوبیاں یا خرابیاں اولاد میں منتقل ہوتی ہیں، یہی اسلام تعلیم دیتا ہے، آخیر میں کہا کہ اپنے بچوں کی تعلیم پر توجہ دیں، آج بیرون ممالک میں اے ون، شعبہ کمپیوٹر سائنس اور نرسنگ جیسے اہم شعبہ جات میں روزگاری کے کثیر مواقع ہیں، ان سے استفادہ کریں، ان تمام شعبوں میں داخلے کی فکر کریں، تعلیم حاصل کرکے اس کو سیکھیں سیکھنے کے بعد اسی میں روزگار تلاش کریں۔ حافظ محمد فہیم الدین منیری (نائب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا) نے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد ہر دیہات اور گھر پر اصلاح معاشرہ پروگرام منعقد کئے جائیں، اور ہر گھر اور ہر فرد اس مہم پر عمل کریں، قاری مجاہد (جنرل سکریٹری کتاپلی) نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا، جبکہ مولانا مفتی خواجہ شریف مظاہری (صدر جمعیۃ علماء میدک) نے جلسہ کی کارروائی چلائی۔ الحاج سید عظمت علی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء کاماریڈی) نے جمعیۃ علماء ہند کی ملک بھر میں خدمات اور امیر الہند دامت برکاتہم کی وسعت نظری اور مشن کو واضح طور پر سامنے رکھا، اس موقع پر مولانا مسعود قاسمی صاحب سدی پیٹ، مولانا شعیب قاسمی، حافظ عبدالواجد حلیمی کی موجودگی میں طلباء مکتب نے تعلیمی مظاہرہ پیش کیا اور ان طلباء کے مابین مہمانوں کے ہاتھوں بہترین انعامات تقسیم کئے گئے، علماء حفاظ کے علاوہ کثیر تعداد میں دینی شغف سے متصف احباب موجود تھے، حضرت جناب انور صاحب کی دعا پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

مولانا عبدالعلیم فاروقی رکن شوری دارالعلوم دیوبند ودارالعلوم ندوۃ العلماء کا دورۂ حیدرآباد

حیدرآباد: 21رفروری (عصر حاضر نیوز) مولانا محمد فیاض احمد صاحب حسامی ناظم مدرسہ ریاض الجنۃ کی اطلاع کے بموجب مدرسہ ریاض الجنۃ کا دوسرا عظیم الشان جلسہ تکمیل حفظ قرآن مجید وختم بخاری شریف ۵ مارچ ۲۰۲۳ بروز اتوار بمقام وائی ایس کنونشن راجندر نگر منعقد میں ہوگا جس میں بحیثیت مہمان خصوصی حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب دامت برکاتہم شرکت فرمائیں گے اور کلیدی خطاب فرمائیں گے نیز اس جلسہ میں مربی ملت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم بخاری شریف کا آخری درس دیں گے اس کے علاوہ حضرت مولانا مصدق القاسمی صاحب دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء گریٹر حیدرآباد ومولانا احمد ومیض صاحب ندوی نقشبندی دامت برکاتہم استاد حدیث دارالعلوم حیدرآباد کے بھی اہم اور قیمتی خطابات ہوں گے۔

حیدرآبادی صنعتی نمائش کی تاریخ پر کتاب کی اشاعت

حیدرآباد: 21رفروری (راست) حیدرآبادی صنعتی نمائش (مملکت آصفیہ میں نمائش کی ابتداء اور ان کی ترقی) پر کتاب منظرعام پر آچکی ہے۔ اس کتاب میں سلطنت آصفیہ کی جانب سے نمائش کی ابتداء، نمائش کے لئے کیے گئے اقدامات، کمیٹی کے ممبران کی تفصیلات، صنعتی نمائش، حیدرآبادی گھریلو صنعتوں وغیرہ پر مضامین پیش کیے گئے ہیں۔ دکن کے مشہور ومعروف محققین وادیبوں محمد شرف الدین (سابق معتمد صنعتی نمائش)، مولوی نصیر الدین ہاشمی، حافظ محمد مظہر، حفیظہ جمال، ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال اور دیگر کے نمائش کی تاریخ پر اہم مضامین اس کتاب میں شامل ہیں۔ کتاب کے آخر میں نمائش کے متعلق حکمنامہ کے خطوط اور نمائش کے متعلق اہم تصاویر شامل ہیں۔ محمد شرف الدین نے کتاب میں اپنے مختلف مضامین کے ذریعہ نمائش کی تاریخ، اس کے قیام مقصد اور دیگر تفصیلات پر جامع روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب 855-3-11، ملے پلی، حیدرآباد سے حاصل کی جاسکتی ہے یا فون نمبر 9885974828 پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

مفتی الیاس احمد حامد قاسمی نرمل کو نیشنل اردو ٹیچر ایوارڈ

نرمل: 21رفروری (سید عبدالعزیز) قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ دہلی کی جانب سے حرا ماڈل ہائی اسکول نرمل کے اردو ٹیچر مفتی الیاس احمد حامد قاسمی کی پندرہ سالہ اردو خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے خادمین امت سوسائٹی کی جانب سے منعقدہ مرکزی جلسہ سیرت النبی وتقسیم انعامات واعزازات کے موقع پر جناب چودھری واصل علی گرجر صاحب قومی صدر قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ دہلی کے ہاتھوں نیشنل اردو ٹیچر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر اسٹیج پر امیر خادمین امت سوسائٹی ناندیڑ جناب عابد خان صاحب اور جناب اسحاق احمد خالد صاحب پرنسپل حرا ماڈل ہائی اسکول نرمل اور جناب طالب حسن صاحب دہلی موجود تھے۔ مفتی الیاس احمد حامد قاسمی کو نیشنل اردو ٹیچر ایوارڈ سے نوازے جانے پر حرا ماڈل ہائی اسکول نرمل کے ذمہداران اور اساتذہ ومعلمات اور تمام طلباء وطالبات نے بہت ہی خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کیا۔ واضح رہے کہ مفتی الیاس احمد حامد قاسمی حافظ عالم اور مفتی ہونے کے ساتھ ایم اے اردو بھی ہے اور تقریباً پندرہ سال سے حرا ماڈل ہائی اسکول نرمل میں جماعت ہشتم تا دسویں اردو تدریس کی خدمت بھی انجام دے رہے ہیں۔

گلشن خلیل میں خصوصی لکچر بعنوان ”تاثرات حرمین شریفین“

حیدرآباد۔ 21رفروری (پریس نوٹ) نائب معتمد عمومی جناب محمد سیف الرحیم قریشی نے بتایا کہ صدر تعمیر ملت جناب محمد ضیاء الدین نیئر کی دورہ سعودی عربیہ سے واپسی کے ضمن میں کل ہند مجلس تعمیر ملت کی جانب سے جمعرات 23 فروری کو بعد نماز مغرب گلشن خلیل مانصاحب ٹینک روبرو گارڈن ٹاور میں خصوصی لکچر کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں صدر تعمیر ملت جناب محمد ضیاء الدین نیئر ”تاثرات حرمین شریفین“ کے عنوان پر خصوصی لکچر دیں گے۔ نائب معتمد عمومی جناب محمد سیف الرحیم قریشی نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت کی خواہش کی ہے۔

نارائن پیٹ مستقر میں سی سی روڈ کاموں کا آغاز

نارائن پیٹ: 21 فروری (اسٹاف رپورٹر) نارائن پیٹ مستقر کے وارڈ نمبر 24 میں سی سی روڈ کا کاموں کا آغاز ہوا ہے۔ جو پچھلے کئی مہینوں سے کام روک گیا تھا۔ آج مجلس کونسلر کی نگرانی میں سی سی روڈ کا کام جارہ ہے۔ جس کا آج مونسپل چیرمین گندے چندرکانت نے مشاہدہ کیا اور کنٹریکٹر کو سخت ہدایت دی کے سڑک کے کام میں کوئی لاپرواہی نہ کریں سڑک ڈالنے میں جن چیزوں کا استعمال کیا جارہا ہے ان میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہو اور جلد از جلد مکمل کریں۔ اس موقع پر نمائندہ رکن بلدیہ تقی چاند پیر عبدالواحد محمد جیلانی محمد آصف پٹیل شہاب الدین ودیگر موجود تھے۔

تلنگانہ ہائی کورٹ کی جانب سے عبدالقدیر کی موت پر ریاستی حکومت سے وضاحت طلب

حیدرآباد: 21رفروری (عصر حاضر نیوز) عبدالقدیر خان کی پولیس تحویل میں پرتشدد پوچھ تاچھ کے بعد موت کے معاملے پر تلنگانہ ہائی کورٹ نے از خود نوٹس لیا ہے جس سے ریاست بھر میں سنسنی پھیل گئی۔ عدالت نے حکومت سے عبدالقدیر خان کی موت معاملہ پر وضاحت طلب کیا ہے۔ عدالت نے چیف سکریٹری شانتی کماری، ہوم ڈپارٹمنٹ، ڈی جی پی، میدک ایس پی، میدک ڈی ایس پی اور ایس ایچ اوز کو کاؤنٹر داخل کرنے کی ہدایات جاری کی ہے۔ چیف جسٹس بنچ نے واضح کیا کہ عبدالقدیر خان کی موت کی وجوہات کی مکمل تحقیقات کی جائے گی کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ میدک پولیس جس نے عبدالقدیر خان کو گزشتہ ماہ کی 27 تاریخ کو ضلع میدک کے مرکز میں پیش آنے والے زنجیر چوری کیس میں مشتبہ سمجھا تھا، اسے 29 جنوری کو حیدرآباد سے گرفتار کیا اور اسے میدک لے جایا گیا۔ 5 دن تک اپنی تحویل میں رکھنے کے بعد بیوی کو بلا کر اسے ادھ مری حالت میں حوالے کر دیا۔ پولیس نے یہ سوچا کہ وہ ہسپتال جائے گا تو اس کی حالت ٹھیک ہو جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ عبدالقدیر کی صحت دن بہ دن بگڑتی چلی گئی، اس لیے اہل خانہ نے انہیں پہلے میدک کے سرکاری اسپتال منتقل کیا۔ بعد میں انہیں بہتر علاج کے لیے کومپلی کے ایک نجی اسپتال لے جایا گیا اور وہاں سے گاندھی ہاسپٹل منتقل کر دیا گیا۔ عبدالقدیر کا جاریہ ماہ کی 16 تاریخ کو گاندھی ہاسپٹل میں علاج کے دوران انتقال ہوگیا۔ 17 تاریخ کو اس کی بیوی نے پولیس میں شکایت درج کرائی کہ اس کے شوہر کی موت پولیس کی مار پیٹ سے ہوئی ہے۔ اعلیٰ افسران نے پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا۔ پریس میں تازہ ترین مضامین کی بنیاد پر، ہائی کورٹ نے سوموٹو قبول کیا اور تحقیقات کا آغاز کیا۔ اس نے حکومت کو کاؤنٹر دائر کرنے کی ہدایت دی۔

حیدرآباد ایم ایل سی انتخابات میں مجلس کو حکمران جماعت کی حمایت

حیدرآباد: 21رفروری (عصر حاضر نیوز) حکمراں بھارت راشٹرا سمیتی حیدرآباد بلدیاتی حلقہ کے آئندہ دو سالہ MLC انتخابات میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کی حمایت کرے گی۔ بی آر ایس کے صدر اور چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ نے اپنی دوست پارٹی اے آئی ایم آئی ایم کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حیدرآباد بلدیاتی حلقہ کے ساتھ محبوب نگر - رنگاریڈی - حیدرآباد ٹیچرس حلقہ کے لئے دو سالہ انتخابات 13 مارچ کو ہونے والے ہیں۔

آوارہ کتوں کے حملے میں چار سالہ لڑکا فوت، واقعہ کا سی سی ٹی وی فوٹیج وائرل

معصوم بچے کی موت کا واقعہ افسوس ناک، ریاستی وزیر کے تارا کا راما راؤ کا اظہارِ تعزیت

حیدرآباد: 21رجنوری (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے عنبر پیٹ میں اتوار کے روز ایک چار سالہ لڑکے پردیپ پر آوارہ کتوں نے حملہ کر کے جان لے لی۔ یہ واقعہ عنبر پیٹ 6 نمبر پر اس وقت پیش آیا جب لڑکا آٹو موبائل ورکشاپ سے باہر گیا جہاں اس کے والد گنگا دھر چوکیداری کا کام کرتے ہیں۔ کم از کم تین آوارہ کتوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ لڑکے کے والد پردیپ اور اس کی چھ سالہ بیٹی کو اتوار کو ورکشاپ لے گیا تھا۔ اپنی بیٹی کو پارکنگ میں کیبن میں چھوڑ کر، گنگادھر اپنے بیٹے کو سروس سینٹر کے اندر لے گیا اور اسے کھیلنے چھوڑ دیا۔ جب بچہ کھیلنے میں مست ہوگیا تو گنگادھر کام کے لیے کسی دوسری جگہ چلا گیا۔ تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد، پردیپ اپنی بہن کو ڈھونڈنے کے لیے کیبن کی طرف بڑھا اسی وقت اس پر آوارہ کتے اس پر حملہ آور ہوتے ہوئے اس کو شدید زخمی کر دیا۔ بچے کو مقامی اسپتال لے جایا گیا جہاں اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ شہر میں گلی کے کتوں کے حملے میں اس چال سالہ بچہ کے جاں بحق ہونے پر ریاستی وزیر کے ٹی آر نے اس ردعمل ظاہر کرتے ہوئے بچے کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ انتہائی افسوسناک ہے اور یقین دلایا کہ ایسے واقعات کو دوبارہ رونما ہونے سے روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ کے ٹی آر نے کہا کہ ان کی حکومت ہر بلدیہ میں آوارہ کتوں کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وزیر کے ٹی آر نے کہا کہ اس مقصد کے لیے جانوروں کے تحفظ کے مراکز اور جانوروں کی آبادی پر قابو پانے کے مراکز بھی قائم کیے گئے ہیں۔ پردیپ ایک چار سالہ لڑکا جو 19 فروری کو اس واقعہ میں فوت ہوگیا۔ ضلع نظام آباد کے اندل وائی منڈل سے تعلق رکھنے والے گنگادھر اپنے خاندان کے ساتھ حیدرآباد منتقل ہو گئے۔ وہ عنبر پیٹ چوراستہ کے ایک کار سروِسنگ سنٹر میں کام کرتے ہیں اور اتوار کو اپنے دو بچوں کو سروِسنگ سنٹر لے گیا۔ جب گنگادھر کام میں مصروف تھا، چار سالہ پردیپ باہر کھیلنے چلا گیا۔ جس کے نتیجے میں آوارہ کتوں نے لڑکے کو گھیر لیا اور اس پر حملہ کر دیا۔ شدید زخمی بچے کو ہسپتال لے جایا گیا اور ڈاکٹروں نے تصدیق کی کہ وہ پہلے ہی مر چکا تھا۔ اس معصوم کے والدین سمیت تمام خاندان کو اس واقعہ سے شدید صدمہ پہنچا ہے۔

مجلس کا حیدرآباد بلدیاتی حلقہ سے ایم ایل سی امیدوار کا اعلان

مرزا رحمت بیگ کے نام کو قطعیت

حیدرآباد: 21رفروری (عصر حاضر نیوز) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اور حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے آج بلدیاتی حلقہ کے لیے ایم ایل سی امیدوار کا اعلان کر دیا۔ یہ اعلان بھارت راشٹرا سمیتی (BRS) کی جانب سے حلقہ میں ہونے والے آئندہ MLC انتخابات میں AIMIM کی حمایت کرنے کے فیصلے کے بعد آیا ہے۔ رائے شماری میں، اویسی کی قیادت والی پارٹی مرزا رحمت بیگ کو حلقہ کے ایم ایل سی امیدوار کے طور پر میدان میں اتارنے جا رہی ہے۔ قبل ازیں، بی آر ایس کے صدر کے چندر شیکھر راؤ نے آئندہ ایم ایل سی انتخابات میں اے آئی ایم آئی ایم کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے پہلے بھی بی آر ایس نے سیٹ کے انتخاب میں اے آئی ایم آئی ایم کی حمایت کی تھی۔ محبوب نگر - رنگاریڈی - حیدرآباد ٹیچرس حلقہ کے ساتھ سیٹ کے لئے 13 مارچ کو انتخابات ہوں گے۔ شیڈول کے مطابق نوٹیفکیشن 16 فروری کو جاری کیا گیا اور کاغذات نامزدگی جمع کرانے کی آخری تاریخ 23 فروری ہے، جانچ پڑتال 24 فروری کو ہوگی اور کاغذات نامزدگی واپس لینے کی آخری تاریخ 27 فروری ہے۔ 13 مارچ، اس کے بعد 16 مارچ کو ووٹوں کی گنتی ہوگی۔ محبوب نگر - رنگاریڈی - حیدرآباد ٹیچرس حلقہ کے لئے، بی آر ایس نے پہلے پروگریسو ریکگنائزڈ ٹیچرس یونین (پی آر ٹی یو) کے کٹی پلی جناردھن ریڈی کو تعاون فراہم کیا۔

کانگریس لیڈر پون پر حملہ کی مذمت، وزیر اعلی کا پتلا نذر آتش کرنے ریونت ریڈی کا مطالبہ

حیدرآباد 21 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ پردیش کانگریس کے سربراہ ریونت ریڈی نے کانگریس لیڈر ٹی پون پر حملے کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے ورنگل میں زخمی پون کی عیادت کی جو اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حملہ کرنے والے ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔ ریونت نے تنقید کی کہ بی آر ایس لیڈران ضلع ورنگل میں انتشار پسند قوتیں بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ ورنگل ضلع میں غنڈوں کا راج چل رہا ہے۔ انہوں نے حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس لیڈر پون کا ماننا ہے کہ متعلقہ رکن اسمبلی کی ایما پر ہی ان پر حملہ کیا گیا۔ انہوں نے مقامی ایم ایل اے ونئے بھاسکر کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ ریونت نے الزام لگایا کہ پولیس سیاسی دباؤ اور حکومت کی ہدایت پر حملہ آوروں کا تحفظ کر رہی ہے۔ ریونت ریڈی نے مطالبہ کیا کہ ڈی جی پی کو اس واقعہ کا جواب دینا چاہئے۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے ریاست بھر میں احتجاجی مظاہرے کرنے اور وزیر اعلیٰ کے پتلے نذر آتش کرنے کی اپیل کی۔ کانگریس لیڈر پون کی تیمارداری کے لیے کانگریس کے کئی اراکین بھی دواخانہ پہنچے۔

سڑکوں کے بہترین نیٹ ورک فراہم کرنے حیدرآباد کے مضافاتی علاقوں میں ایچ ایم ڈی اے کے کام جاری

حیدرآباد 21 فروری (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میٹرو پولیٹن ڈیولپمنٹ اتھاریٹی (حمڈا) شہر حیدرآباد کے مضافاتی علاقوں میں سڑکوں کا بہتر نیٹ ورک فراہم کرنے کے لیے سڑکوں کی تعمیر کے کام انجام دے رہا ہے۔ حمڈ انے شہر کے شمال مغربی حصوں کو جوڑنے کے لیے سڑکوں کی توسیع اور جہاں ضروری ہو وہاں فلائی اوور کی تعمیر کے لیے حکومت کی تجویز کے پیش نظر ایک ہی وقت میں تین کام کیے ہیں۔ باچوپلی سے بورم پیٹ تک سڑک کی 4 لین کے ساتھ توسیع، باچوپلی جنکشن پر فلائی اوور کی تعمیر، بہادر پلی۔کومپلی روٹ پر 4 لین کے ساتھ سڑک کی توسیع کا کام فی الحال سرگرمی کے ساتھ انجام دیا جا رہا ہے۔ حمڈا ان کاموں کو تقریباً 173.42 کروڑ روپے کی لاگت سے انجام دے رہا ہے۔ نظام پیٹ، ڈنڈیگل اور کوم پلی کی بلدیات میں صنعتی ترقی ہو رہی ہے جس کے پیش نظر حمڈا، باچوپلی۔کوم پلی کے مضافاتی علاقوں کو جوڑنے والی 100 فٹ چوڑی سڑک تیار کر رہا ہے۔ اس کے حصہ کے طور پر باچوپلی جنکشن سے بورم پیٹ تک 4 لین والی 6 کلو میٹر سڑک کی تعمیر کے لیے 66.20 کروڑ روپے، بہادر پلی سے کوم پلی روڈ تک موجودہ 7 کلو میٹر سڑک کو چوڑا اور مضبوط بنانے کے لیے 25 کروڑ روپے، باچوپلی میں 4 لین کے ساتھ فلائی اوور جنکشن کی تعمیر کے لیے 82.22 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ پچھلے سال اپریل میں ٹنڈر طلب کیے گئے تھے۔ حمڈا کے انجینئرنگ شعبہ نے بتایا کہ اب تک 15 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

”روس، یوکرین جنگ مودی نے رکوائی“ جے پی نڈا کے اس دعوی پر تارک راما راو کا طنز ”اور کتنا پھیکو گے سر“؟

حیدرآباد 21 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راما راو نے ایک مرتبہ پھر وزیر اعظم نریندر مودی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے روس اور یوکرین کی جنگ، وزیر اعظم مودی کے رکوانے سے متعلق بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا کے دعوی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں کرناٹک اور مہاراشٹر کے درمیان بیلگاوی سرحدی مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام رہے ہیں لیکن بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا یہ جھوٹا دعوی کر رہے ہیں کہ مودی نے روس اور یوکرین کے درمیان جنگ رکوائی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ یہ اُن کی خود کی وزارت خارجہ نے کہا تھا کہ یہ بات غلط ہے۔ سوشل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم ٹوئیٹر پر سرگرم تارک راما راو نے کرناٹک کے اڈپی میں جے پی نڈا کے مودی کی ستائش کرنے والے تبصروں کے بارے میں ایک خبر کا تراشہ بھی پوسٹ کیا۔ نڈا نے اس جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان کی تاریخ میں مودی جیسا عظیم وزیر اعظم نہیں ہے۔ انہوں نے 22,500 ہندوستانی طلباء کو واپس لانے کے لئے یوکرین میں جنگ روکنے کے لئے روس کی بھی ستائش کی تھی۔ اس پر تارک راما راو نے طنز کرتے ہوئے کہا ”اور کتنا پھیکو گے سر“؟

پاکستان میں معاشی بدحالی کے ذمہ دار کون؟

’آپ نے سنا ہوگا کہ ملک دیوالیہ ہو رہا ہے یا دیوالیہ ہونے جا رہا ہے، ملک دیوالیہ ہو چکا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے حالات ہیں وہاں کے لوگ ایک دیوالیہ ملک کے رہنے والے ہیں۔‘ پاکستان کے دیوالیہ ہونے سے متعلق یہ جملے سوشل میڈیا یا کسی ٹاک شو میں بحث کے دوران جذبات میں منہ سے نکلی بات نہیں بلکہ ان جملوں کو ادا کیا ہے پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے۔ وزیر دفاع خواجہ آصف نے پاکستان کے دیوالیہ ہونے سے متعلق اپنی تقریر میں یہ جملے ایک بار ادا کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی تقریر کے دوران پاکستان کی معاشی صورت حال پر بات کرتے ہوئے انھوں نے اس کا ذمہ دار ’اشرافیہ‘ کو قرار بھی دیا۔ ’ملک میں حکومت کی زمین پر 1400 / 1500 کینال پر گولف کلب بنے ہوئے ہیں جس پر اس ملک کی اشرافیہ اپنی شاموں بسر کرتے ہیں۔ کھانا کھاتے، گپیں مارتے اور پاکستان کی سیاست پر گفتگو کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے دو کلب ہی فروخت کر دیئے جائیں تو ملک کا چوتھائی قرضہ اتر سکتا ہے۔ لاہور کا ایک کلب 1500 کنال پر ہے۔ اس کا پانچ ہزار روپے مہینہ کرایہ ہے۔‘ پاکستان میں اس وقت مہنگائی نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں اور متوسط اور کم آمدنی والے طبقے کے ہر نئے دن کا آغاز اکثر اسی سوال سے ہوتا ہے کہ آج آٹے دال کا بھاؤ کہاں تک جا پہنچا؟ ایسے میں ملک کے وزیر دفاع کی جانب سے ملک کے دیوالیہ ہو جانے کا بیان آنے پر لوگ یہ سوال کرتے دکھائی دے رہے ہیں کہ آخر ملک کا دیوالیہ ہونا کس کو کہتے ہیں اور اس اصطلاح کو درحقیقت کب استعمال کیا جاتا ہے۔ ہم نے کچھ ماہرین سے بات کر کے معاشی صورت حال کی اسی گتھی کو سلجھانے کی کوشش کی ہے اور سب سے پہلے ان سے جانا کہ کیا واقعی ملک دیوالیہ ہو چکا ہے؟ پاکستان میں پائیدار ترقی سے متعلق کام کرنے والے ادارے ایس ڈی پی آئی کے سربراہ ڈاکٹر عابد قیوم سلہری سے ہم نے سب سے پہلے یہ جانا کہ کسی بھی ملک کو دیوالیہ ہونے کے خطرے کا سامنا کب ہوتا ہے؟ ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے عام آدمی کی سمجھ کے لیے آسان الفاظ میں بتایا کہ افراد کی طرح ملک بھی اسی طرح دیوالیہ ہوتے ہیں جب وہ اپنے قرضے ادا کرنے سے قاصر ہو جائیں اور اس وقت وہ اپنے آپ کو دیوالیہ قرار دیتے ہیں۔ ’دیوالیہ ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ جو ادائیگیاں آپ نے کرنی ہیں وہ زیادہ ہوں جبکہ آپ کی آمدنی کم ہو اور آپ کو کوئی ایسا ذریعہ نظر نہ آ رہا ہو جہاں سے آپ اپنی آمدنی وقتی یا مستقل طور پر بہتر بنا کے پہلے کے قرضوں کی ادائیگی کر پائیں۔ یہ کسی بھی فرد سے لے کر ملک کے دیوالیہ ہونے کی سب سے بڑی علامت ہوتی ہے۔‘ پاکستان کے دیوالیہ ہونے کے وزیر دفاع کے بیان پر جب بی بی سی نے سوال کیا تو ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے اس کو بین الاقوامی مروجہ قوانین کی زبان میں سمجھاتے ہوئے کہا کہ ’پاکستان ابھی دیوالیہ نہیں ہوا۔‘ ’ڈیفالٹ ہونے کے لیے ڈی فیکٹو اور ڈی جیورو کی اصلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ ڈی فیکٹو سے معنی ہیں کہ عملاً کیا ہو رہا ہے جبکہ ڈی جیورو یعنی بین الاقوامی قوانین کے حوالے سے کیا صورت حال ہے۔‘ بین الاقوامی مروجہ طریقہ کار کے مطابق دیکھا جائے تو پاکستان نے اپنی آج تک کی تاریخ میں ڈیفالٹ نہیں کیا۔ ’پاکستان اب تک اپنے قرضوں کی ادائیگیاں بروقت کرتا ہے۔ ان کو رول آؤٹ کرنے کا مطلب کہ پچھلے قرضوں کی ادائیگیاں نئے قرضے لے کر ادا کر لینا یا شیڈول میں کوئی تبدیلی کر لینا۔ لیکن پاکستان نے ابھی تک ڈیفالٹ نہیں کیا اور ابھی بھی حکومت پر امید ہے کہ وہ اپنے قرضہ جات کی ادائیگیاں کر لیں گے تو یہ تو ہے ہماری قانونی پوزیشن جس میں بین الاقوامی قوانین کے حساب سے پاکستان ابھی تک نادہندہ نہیں ہوا۔‘ ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے مزید بتایا کہ ’اب ہمارے پاس دو ہفتے درآمد (امپورٹ) کے ڈالر ہیں اور پاکستان کو چار سالوں میں ہر سال 34 ارب ڈالرز ایکسٹرنل سپورٹ کی صورت میں درکار ہوں گے تاکہ وہ اپنی آمدنی اور اخراجات کے توازن کو قائم رکھنے کے ساتھ، درآمدات کے بل اور اپنے قرضے کی قسط کی ادائیگی کر سکے۔‘ ’تو اس کا مطلب ہے کہ پاکستان دیوالیہ تو نہیں ہوا لیکن اس کے سر پر ایک تلوار ضرور لٹک رہی ہے کیونکہ اس وقت ہم کافی سارے ’اگر اور مگر‘ کے ساتھ اپنی ادائیگیاں کر پاتے ہیں۔‘ ان کے مطابق ’اس وقت بھی اگر آئی ایم ایف کے ساتھ حالیہ مذاکرات ناکام ہو جاتے ہیں یا دوست ممالک سے امداد نہیں ملتی یا ان کے قرضوں کو آگے نہیں بڑھاتے یا سٹیٹ بینک میں ڈیپازٹ نہیں رکھواتے تو پاکستان کے لیے اگلی ادائیگیاں مشکل ہوں گی اور خدانخواستہ ملک دیوالیہ ہو سکتا ہے۔‘ کسی ملک کے دیوالیے ہونے کے بارے میں ماہرین معیشت کا کہنا ہے کہ ایک ملک جب اپنے بیرونی قرضے کی قسطیں اور اس پر سود کی ادائیگی سے قاصر ہو تو اس ملک کو دیوالیہ قرار دیے دیا جاتا ہے۔ کراچی میں انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (آئی بی اے) میں معیشت کے پروفیسر صائم علی نے بی بی سی اردو کو اس سلسلے میں بتایا کہ تکنیکی طور پر ایک ملک اس وقت دیوالیہ قرار دیا جاتا ہے جب وہ بیرونی قرضوں کو ادا کرنے کے لیے بین الاقوامی معاہدوں پر عمل درآمد کرنے میں ناکام ہو جائے۔ انھوں نے بتایا کہ اس کی ایک مثال لاطینی امریکی ملک ارجنٹائن کی ہے جو گذشتہ دس سالوں میں دو بار دیوالیہ ہو چکا ہے۔ پاکستان کے سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر حفیظ پاشا نے ملک پر داخلی قرضوں کے بوجھ کو بھی دیوالیہ ہونے کی ایک وجہ قرار دیا۔ ’کسی ملک کے لیے داخلی قرضے بھی ایک مسئلہ ہوتے ہیں تاہم اس کی بنیاد پر ملک کو بین الاقوامی سطح پر دیوالیہ نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ اندرونی قرضے کی ادائیگی کے لیے مقامی کرنسی چھاپ کر ان کی ادائیگی تو ہو سکتی ہے لیکن بیرونی قرضے کی ادائیگی کے لیے عالمی کرنسی کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ اس وقت ڈالر کو عالمی کرنسی کا درجہ حاصل ہے۔‘ پاکستان انسٹیوٹ آف ڈیویلپمنٹ اکنامکس کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر امجد راشد نے بھی بیرونی طور پر قرضوں کی قسط اور ان پر سود کی ادائیگی کی ناکامی کی صورت میں کسی ملک کے دیوالیہ قرار دیے جانے کی وجہ کہا ہے۔ ’جب ایک ملک قرضہ حاصل کرتا ہے تو اس کی واپسی یکمشت نہیں کی جاتی ہے بلکہ قسطوں کی صورت میں کی جاتی ہے اور ہر قسط کے ساتھ سود بھی ادا کیا جاتا ہے۔‘ انھوں نے بتایا کہ ایک ملک اس قرضے کی واپسی کے لیے عالمی مالیاتی اداروں اور دوسرے ممالک کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے کہ قرضہ اور اس پر سود کی ادائیگی ایک خاص وقت اور مدت میں کی جائے گی تاہم جب کوئی ملک اس سلسلے میں قرضے کی قسط اور اس پر سود کی ادائیگی میں ناکام ہو جائے تو یہ ملک دیوالیہ ہو جاتا ہے۔ ایک ملک کے دیوالیہ ہونے سے پہلے جو علامات ظاہر ہوتی ہیں ان میں سب سے بڑی علامت کسی ملک کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر اور ان کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی کتنی قسطیں اور ان پر سود کی کتنی ادائیگی ہونی ہے۔ ڈاکٹر امجد رشید نے اس سلسلے میں بتایا کہ ’جب ملک کے جاری کھاتوں (کرنٹ اکاؤنٹ) کا خسارہ بہت زیادہ بڑھ جائے اور زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہوں اور اس کے مقابلے میں بیرونی قرضے کی قسطیں اور ان پر سود کی ادائیگی ایک مسئلہ بن جائے تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ملک دیوالیہ ہونے کی طرف بڑھ رہا ہے۔‘ انھوں نے کہا کہ ’جاری کھاتوں کا خسارہ اس لیے بڑھتا ہے کہ ملک میں درآمدات (امپورٹ) زیادہ ہوتی ہیں اور اس کے مقابلے میں برآمدات (ایکسپورٹ) اس رفتار سے نہیں بڑھ پاتیں کہ درآمدات پر بیرون ملک جانے والے ڈالر برآمدات کی صورت میں واپس آئیں اور اس کا دباؤ زرمبادلہ کے ذخائر پر پڑتا ہے کیونکہ وہاں سے درآمدات کے لیے ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔ اس ادائیگی کی وجہ سے بیرونی قرضے کی قسط اور اس پر سود کی واپسی مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ بیرونی قرضے کی ادائیگی بھی ڈالر میں کرنی ہوتی ہے۔‘ آئی بی اے کے صائم علی نے اس بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ کسی ملک کے دیوالیہ ہونے کی طرف بڑھنے کی سب سے بڑی نشانی اس ملک کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر کی صورت حال ہوتی ہے کہ وہ کتنی تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ ’ان میں ہونے والی کمی کا اثر بیرونی ادائیگی پر پڑتا ہے کیونکہ قرضے کی واپسی ڈالر میں کرنی پڑتی ہے اور اگر ڈالر کے ذخائر کم ہو رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ملک کے پاس قرض ادائیگی کی سکت کم ہو رہی ہے۔‘ انھوں نے کہا کہ ’اسی طرح اگر تجارتی خسارہ مسلسل بڑھ رہا ہے اور درآمدات پر زیادہ ڈالر خرچ ہو رہے ہیں اور برآمدات کی صورت میں ڈالر کم آ رہے ہیں تو یہ بھی ملک کے ذخائر میں کمی لائیں گے۔‘ ڈاکٹر امجد راشد نے بتایا کہ ’جب کوئی ملک دیوالیہ ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اس کی جانب سے بین الاقوامی مارکیٹ میں قرضے لینے کے لیے جاری کیے جانے والے بانڈز بھی زیادہ شرح سود پر لیے جاتے ہیں یعنی ملک کو ان بانڈز میں انویسٹ کرنے والوں کو زیادہ منافع دینا پڑتا ہے اور بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے اس ملک کی ریٹنگ کم کر دی جاتی ہے۔‘ کسی ملک کے دیوالیہ ہونے پر اس کے منفی اثرات پر بات کرتے ہوئے ڈاکٹر امجد نے کہا کہ اس سے عالمی منڈی میں ملک کی کریڈٹ ریٹنگ بہت گر جاتی ہے اور عالمی اداروں اور دوسرے ممالک کی جانب سے مزید قرض کی سہولت نہیں ملتی۔ انھوں نے کہا ایک ایسا ملک جو قرضوں پر چلتا ہے اس کے لیے عالمی مالیاتی اداروں کی جانب سے قرضے کی سہولت بھی ضروری ہوتی ہے تاکہ اس ملک کی معیشت چل سکے۔ انھوں نے کہا کہ ’دیوالیہ ہونے کی صورت میں شدید نتیجہ یہ برآمد ہو سکتا ہے کہ ملک سے جانے والا تجارتی مال ضبط کر لیا جائے اور آپ کے ملک کے ہوائی جہاز اور بحری جہاز کسی دوسرے ملک میں قبضے میں لے لیے جائیں۔‘ ڈاکٹر پاشا نے کہا کہ ’دیوالیہ ہونے کی صورت میں کرنسی کی قدر روزانہ کی بنیادوں پر بہت تیزی سے گرنا شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ وینزویلا میں ہوا کہ جب یہ ملک دیوالیہ ہوا تو اس کی کرنسی اس قدر بے وقعت ہو گئی تھی کہ یہ سڑکوں پر بکھری رہتی تھی اور لوگ اس پر چلا کرتے تھے۔‘ ڈاکٹر عابد سلہری کے مطابق ’اگر ہم 75 سال کو دیکھیں تو 1975 میں جنرل ایوب کے دور حکومت میں ہم پہلی بار آئی ایم ایف میں گئے تھے اور اب موجودہ حکومت تک پچھلے 23 پروگراموں میں ہم جا چکے ہیں اس کی وجہ ہماری آمدنی اور اخراجات میں عدم توازن ہے۔‘ ’ہم ٹیکسز نہیں اکٹھا کر پاتے۔ ہم اپنے ووٹرز یا مختلف مافیاز اور گروہوں کو خوش کرنے کے لیے ان کو سبسڈی یا رعایت دیتے ہیں، مہنگی بجلی پیدا کرتے ہیں، مہنگی گیس خرید کر سب کو سستی دیتے ہیں۔ انڈائریکٹ ٹیکسز سے غریب پر بوجھ بڑھا دیتے ہیں اور حکومتی سرپرستی میں چلنے والے ادارے نقصان میں جاتے ہیں۔‘ ان کے مطابق ایک آدھ قسط وصول کرنے کے بعد کوئی بھی حکومت ان سخت اقدامات کو مسلسل لاگو نہیں کر سکتی جس کے بعد اگلا پروگرام مزید سخت ہو جاتا ہے۔ ’اس وقت سمجھداری کا مظاہرہ کر کے اگر حکومت کم آمدنی والے پاکستانیوں کے لیے سوشل سیفٹی نیٹ اور ٹارگٹ سبسڈی لے کر آئیں تاہم ٹیکسز کا بوجھ اور آئی ایم ایف پروگرام کی باقی شرائط کو ایک بار لاگو کریں تاکہ پاکستان کی معیشت اپنے قدموں پر کھڑی ہو سکے ورنہ یہ میوزیکل چیئر کا کھیل جاری رہے گا۔‘

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

تلنگانہ اور دہلی پولیس کی بدنامی

تلنگانہ کی میدک پولیس نے عبدالقدیر نامی ایک شخص پر حراست میں بری طرح تشدد کیا جس سے انکی موت ہوگئی، اس بدبختانہ واقعہ کی مختلف گوشوں سے سخت مذمت کی جارہی ہے، کے سی آر کی ٹی آر ایس حکومت اور تلنگانہ کے محکمہ پولیس کو بھی کافی بدنامی اور لعنت ملامت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مختلف سیاسی اور غیر سیاسی پارٹیوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مقتول/متوفی کے ورثاء کو ایک کروڑ روپئے معاوضہ کے طور پر فی الفور منظور کئے جائیں، یہ مطالبہ واجبی اور واقعہ بیحد سنگین ہے اس پر فوری کاروائی کی جانی چاہئے۔

دوسرے افسوسناک واقعہ میں حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی کے ہائی سیکیورٹی زون میں واقع گھر پر دہلی میں شرپسندوں نے سنگباری کی ہے جو کافی تشویشناک اور مشتبہ ہے، اویسی اور انکے گھر پر وقفہ وقفہ سے اب تک چار مرتبہ حملہ کیا گیا ہے اور ہر مرتبہ ملکی میڈیا میں اس تعلق سے خبریں سرخیوں میں آئی ہیں، اسدالدین اویسی نے کہا ہے کہ وہ کاز کیلئے جان بھی دینے تیار ہیں مگر اتفاق کی بات ہے کہ اویسی کو چاروں حملوں میں ایک ہلکی سی خراش تک نہیں آئی جس پر رکن پارلیمنٹ کے مخالفین کا کہنا ہے کہ یہ ڈرامہ بازی اور سستی شہرت کے ذریعہ عوامی ہمدردی حاصل کرنے کا ایک سیاسی حربہ ہے۔ بہرحال بات تشویش اور افسوس کی ہے، متعلقہ پولیس اور تحقیقاتی اداروں کو سنجیدگی کے ساتھ غیر جانبدارانہ تحقیق و تفتیش کر کے شرپسندوں کے خلاف قانونی کاروائی کرنا اور رکن پارلیمنٹ کی سلامتی کو یقینی بنانا چاہئے۔

از: زکریا سلطان

دبئی، متحدہ عرب امارات

شنڈے گروپ کو شیوسینا کا نام اور تیر کمان

یہ سن کر اور پڑھ کر تعجب نہیں ہوا۔ البتہ الکشن کمیشن کی مجبوری، لاچاری اور مرکزی حکومت کے دباؤ کا احساس ہوا۔ جب سے یہ منحوس حکومت اقتدار میں آئی آئین کی مسلسل دھجیاں اڑائی جارہی ہیں اور خود مختار اِدارے جسمیں صدر جمہوریہ سے لیکر اِی ڈی، انکم ٹیکس، سی بی آئی جس کی اَشد ضرورت نہیں۔ کیوں کہ انکی تحقیقات پر کسی کو سزا نہیں ہوتی، الکشن کمیشن جسکی اب کوئی اَوقات نہیں رہی۔ یہ مرکزی حکومت کی کٹھ پتلی کا کردار نبھاتی آرہی ہے۔ جب یہ ثابت ہو چکا کے ای وی یم میں باآسانی دھاندلی کی جاسکتی ہے اور ترقی یافتہ ممالک جہاں پر لوگ ایک ایک سکنڈ کا حساب رکھتے ہیں ویسے ممالک میں رائے دہی بیلٹ پیپر سے کرتے ہیں اور گھنٹوں طویل قطار میں کھڑے ہو کر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرتے ہیں اور ہندوستانی عوام کے پاس وافر مقدار میں وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ ویسے ملک میں رائے دہی ای وی یم سے کرائی جارہی ہے جس کا راست فائدہ بی جے پی کو ہو رہا ہے اور یہ لوگ ناقص کارگردی کے باوجود اقتدار میں واپس آرہے ہیں اور ملک تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ جہاں پر 40 کروڑ لوگ صرف ایک وقت کا کھانا کھانے پر مجبور ہیں۔ بیروزگاری کا ۵۵ سالہ ریکارڈ ٹوٹا اور 2019ء میں بی جے پی کے پاس اچھے امیدواروں کا فقدان تھا اس لئے جیل میں مقید سنگین جرم میں سزا کاٹ رہی مجرم کو پہلے پیرول پر رہا کروایا گیا سابقہ وزیر اعلی کے خلاف پرچۂ نامزدگی داخل کروائی اور ای وی یم کی دھاندلی سے کامیابی دلوائی۔ 2019ء لوک سبھا انتخابات کے نتائج کی سنوائی کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ 357 نشستوں کے نتائج مشکوک ہیں جہاں پر رائے دہی سے زیادہ ووٹ ای وی یم میں موجود تھے۔ عدلیہ بھی مجبوری میں نتائج کو کالعدم کرنے کے بجائے خاموشی اختیار کرلی۔ شیوسینا کی اِیجاد 1966 میں مزدور یونین کو کمزور کرنے اس وقت کی وزیر اَعظم جسے آئیرن لیڈی کے نام سے جانا جاتا ہے بال ٹھاکرے سے اشتراک کر کے قائم کرنے کو کہا جو ایک کارٹونسٹ تھے اور اس جماعت کے وجود میں آنے سے مزدور یونین کمزور ہوگئی لیکن بال ٹھاکرے کی محنت اور کاوشوں کی بدولت یہ لوگ ممبئی کی بلدیہ پر کنٹرول اور عوامی مینڈیٹ حاصل کرلیا اور ممبئی بلدیہ کا بجٹ ایک چھوٹی ریاست کے بجٹ کے برابر ہے اور بلدیہ کے انڈربیسٹ یعنی ممبئی الکٹرک سپلائی ٹرانسپورٹ بھی شامل ہے۔ شیوسینا بلدیہ پر مکمل کنٹرول کے بعد ریاستی اسمبلی انتخابات میں حصہ لینا شروع کیا اور یہ جماعت بھی فرقہ پرست ذہنیت رکھتی تھی اس لیے بی جے پی سے اتحاد کرلیا اور 2014 اسمبلی انتخابات میں اقلیتی سیاسی جماعت کے تعاون سے سکیولر جماعتوں کو 30 تا 35 نشستوں کا نقصان ہوا جہاں پر یہ جماعت اقلیتی ووٹ منتشر کرنے میں کامیاب ہوگئی جسکی بدولت بی جے پی اور شیوسینا کے اتحاد سے پہلی بار یہ لوگ اقتدار میں آئے اور حلف برداری تقریب کے فوراً بعد گاؤکشی پر مکمل امتناع عائد کر دیا جسکی وجہ سے تقریباً 5 لاکھ لوگ جو اس کاروبار سے منسلک تھے اپنی روزگار گنوا بیٹھے۔ پھر 2019 اسمبلی انتخابات میں اقلیتی سیاسی جماعت 55 امیدوار نامزد کیے اور دوبارہ سکیولر سیاسی جماعتوں کو نقصان ہوا لیکن تڑی پار کی ہٹ دھرمی اور ین سی پی صدر کی کامیاب حکمت عملی کی بدولت شیوسینا، ین سی پی اور کانگریس کے اتحاد سے حکومت بنائی اور شیوسینا کی کارگردی عوامی ہمدرد دکھائی دی اور ایک دم مختلف قسم کی حکومت کی اور سب کا ساتھ سب کا وکاس پر کارآمد تھی لیکن بی جے پی شیوسینا میں اختلافات پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئی اور آٹو ڈرائیور کو وزیر اعلی نامزد کر دیا اور آزادی 75 سالوں میں پہلی بار سابقہ وزیر اعلی نائب وزیر اعلی کا عہدہ خوشی خوشی قبول کرلیے یعنی اقتدار کی لالچ میں کسی بھی حد تک گر سکتے ہیں۔ اب اصل شیوسینا کے متعلق الکشن کمیشن نے آئین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے آٹو ڈرائیور کے حق میں فیصلہ سنایا اور انکا امتیازی نشان تیر کمان بھی حوالے کر دیا جبکہ سارے ملک کی عوام کو اس بات کا علم ہے کہ شیوسینا کے بانی بال ٹھاکرے ہیں اور اس اعتبار سے شیوسینا کے اصل حقدار ادھو ٹھاکرے ہوتے ہیں اور یہ لوگ سپریم کورٹ میں عرضی داخل کیئے ہیں اور اگر اس معاملے کی سنوائی چیف جسٹس آف انڈیا کرینگیں تو ممکن ہے ادھو ٹھاکرے کی کامیابی یقینی ہے۔

از: سید اِسحاق

الخبر المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر

روزنامہ عصرِ حاضر ای پیپر

22رفروری 2023ء بہ روزِ چہار شنبہ

جرائم وحادثات

ماں کا سونا رہن رکھ کر حاصل کردہ رقم آن لائن گیمس میں ہارنے پر نوجوان نے خودکشی کرلی

حیدرآباد 21 فروری (اسٹاف رپورٹر) ماں کا سونا رہن رکھ کر حاصل کردہ رقم کی آن لائن گیمس میں محرومی پر ایک نوجوان نے خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ شہر حیدرآباد کے پہاڑی شریف پولیس اسٹیشن کے حدود میں پیش آیا۔ ذرائع کے مطابق اس نوجوان جس کی شناخت 18 سالہ راج شیکھر کے طور پر کی گئی ہے، آن لائن گیمس کا عادی تھی۔ اس نے ماں کا سونا رہن رکھ کر حاصل کردہ رقم سے آن لائن گیمس کھیلی۔ وہ آن لائن گیمس میں تقریباً تین تا چار لاکھ روپئے ہار گیا تھا۔ جب اس کی ماں سے اس سے اپنے زیور کے بارے میں پوچھا تو راج شیکھر نے کہا کہ اس نے ماں کا زیور نہیں لیا ہے۔ راج شیکھر نے رقم سے محرومی کے بعد مایوسی کے عالم میں نیم کے درخت سے پھانسی لے کر خودکشی کرلی۔ راج شیکھر نے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم حاصل کی تھی اور پچھلے کچھ عرصے سے وہ شمس آباد ایرپورٹ پر پرائیویٹ جاب کر رہا ہے۔ اس نے انتہائی اقدام سے پہلے خودکش نوٹ چھوڑا جس میں اس نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا کہ وہ اپنی ماں کا خیال رکھے۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس او راس کے ارکان خاندان وہاں پہنچ گئے اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔

حیدرآباد کے حبیب نگر کی ایک دکان میں آگ لگ گئی

حیدرآباد 21 فروری (اسٹاف رپورٹر) شہر حیدرآباد کے حبیب نگر کی ایک دکان میں آگ لگ گئی۔ یہ واقعہ پیر کی شب پیش آیا تاہم اس میں کسی کے جھلسنے یا پھر کسی کی موت کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں کے مطابق کل شب اپیریئل شاپ میں یہ آگ لگی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈس نے وہاں پہنچ کر کافی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہ ہوسکی تاہم شبہ کیا جارہا ہے کہ شارٹ سرکٹ آگ لگنے کی وجہ ہے۔

چلتی ڈی سی ایم وین میں اچانک آگ لگ گئی

سنگاریڈی: 21 فروری (ایجنسی) تلنگانہ کے ضلع سنگاریڈی میں چلتی ڈی سی ایم وین میں اچانک آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں یہ گاڑی شعلہ پوش ہوگئی۔ یہ واقعہ ضلع کے کوڈالی علاقہ کے حدود میں پیش آیا جس میں ڈی سی ایم کے بشمول اس کے قریب ٹھہری ہوئی کار بھی جل گئی جبکہ ایک بس میں معمولی آگ لگی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے وہاں پہنچ کر آگ پر قابو پایا۔ پولیس نے کہا کہ اس واقعہ میں کسی کے جھلسنے یا پھر کسی کی موت کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈی سی ایم وین میں آئیل لے جایا جارہا تھا۔ اس واقعہ کے سبب راہگیر اور مقامی افراد خوفزدہ ہوگئے۔ کئی افراد نے سڑک پر اپنی گاڑیوں کو ٹھہراتے ہوئے جلتی ہوئی گاڑیوں کے منظر کو اپنے سل فون کے کیمروں میں قید کرلیا۔ یہ مناظر دیکھتے ہی دیکھتے سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس پر تیزی کے ساتھ وائرل ہوگئے۔

جسم فروشی کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ

امراوتی: 21 فروری (ایجنسی) آندھرا پردیش کے تروپتی کی مُتیالا ریڈی پلی پولیس نے جسم فروشی کے ایک اڈہ پر چھاپہ مارا اور ایک خاتون سب انسپکٹر کی ماں، بھائی کے بشمول اور ایک لڑکے کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے جسم فروشی کا کاروبار کرنے والی خواتین کو رسکیو ہوم بھیج دیا۔ خاتون سب انسپکٹر نے ایک سال قبل شادی کی تھی اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہ رہی ہے۔ اس کی ماں اور چھوٹا بھائی ایم آر پلی کے قریب رہتے ہیں۔ پولیس نے خاتون ایس آئی کی ماں کی جانب سے جسم فروشی کا اڈہ چلائے جانے کی اطلاع پر اس پر چھاپہ مارا۔ اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرلیا گیا ہے۔

کاروباری کا گولی مار کر قتل

بارہ بنکی: 21 فروری (ایجنسی) اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی میں پیر کی دیر رات ایک کاروباری کا گلا ریت کر قتل کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ بڑا گاؤں میں ایک کاروباری کا گولی مار کر قتل کیا گیا ہے۔ گھر کے پیچھے انٹر لاکنگ کارخانے کے نزدیک بنی جھونپڑی میں آج صبح اس کی لاش ملی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے دیگر افسران کے ساتھ موقع پر پہنچ کر حالات کا معائنہ کیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق بڑا گاؤں باشدہ جئے پرکاش (50) گھر کے پیچھے ہی انٹر لاکنگ کی اینٹ بنانے کا کارخانہ چلاتا ہے۔ مقامی افراد کے مطابق وہ اپنے گھر پر ہی سوتا ہے کل رات کارخانے کے نزدیک بنی جھونپڑی میں سویا تھا۔ صبح جب کارخانے کے مزدور جھونپڑی کے اندر گئے تو جئے پرکاش کی لاش پڑی ہوئی دیکھی۔ ان کے سر پر گولی کے نشان تھے۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے اور معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔

25 ہزار روپئے کا انعامی بدمعاش گرفتار

جونپور: 21 فروری (ایجنسی) اتر پردیش کے ضلع جونپور میں تھانہ شاہ گنج وکھیتہ سرائے پولیس کی مشترکہ ٹیم نے مڈھ بھیڑ میں 25 ہزار روپئے کے انعامی ہسٹری شیٹر کو گرفتار کیا ہے۔ اڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (شہر) ڈاکٹر سنجے کمار نے بتایا کہ ایس پی ڈاکٹر اجئے پال شرما کے ذریعہ مجرمین کے خلاف چلائی جارہی خصوصی مہم کے تحت چیکنگ کے دوران مشتبہ موٹر سائیکل سوار کو پولیس ٹیم کے ذریعہ روکنے کا اشارہ کرنے اس نے پولیس ٹیم پر فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہونے کی کوشش کی۔ پولیس کی جانب سے دفاع میں چلائی گئی گولی میں بدمعاش زخمی ہوکر گرگیا جسے گرفتار کرلیا گیا۔ پوچھ گچھ میں پتہ چلا کہ گرفتار بدمعاش 25 ہزار روپئے کا انعامی ہسٹر شیٹر محمد عبدالکلام عرف بلر ولد مسلم باشدہ رانی مئو تھانہ کھیتہ سرائے ضلع جونپور ہے۔ پولیس نے اس کے قبضے سے ایک دیسی طمنچہ، 315 بور، ایک کھوکھا کارتوس 315 بور، ایک چوری کی موٹر سائیکل برآمد ہوئی ہے۔ زخمی بدمعاش کو علاج کے لئے ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اس کے خلاف اعظم گڑھ، جونپور سمیت دیگر اضلاع میں 21 مقدمے درج ہیں۔

تلنگانہ میں ضلع واری سطح پر موسم کی پیش قیاسی کا نظام متعارف کیا جائیگا، بجلی گرنے کے بارے میں بھی بتانا ممکن

حیدرآباد 21 فروری (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد کے محکمہ موسمیات کی ڈائرکٹر کے ناگرتنا نے کہا ہے کہ ہندوستانی محکمہ موسمیات کی جانب سے موسم کی پیش قیاسی میں مزید بہتری کے لیے کی گئی کوششوں کے بہتر نتائج سامنے آئے ہیں۔ فی الحال ریاست کے مرکز میں موسمی اثرات کے انتباہ کا نظام موجود ہے جس کو آئندہ بارش سے ضلع واری طور پر شروع کیا جائے گا۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے بجلی گرنے کے بارے میں پیش قیاسی کی جائے گی۔ مارچ سے ورنگل شہر میں زون واری طور پر موسم کی پیش قیاسی شروع ہوجائے گی۔ انہوں نے ریاست میں رات میں سردی اور دن میں گرمی سے متعلق کہا کہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ فروری میں سردیوں سے خشک موسم میں تبدیلی کے دوران اس طرح کے حالات دیکھے جاتے ہیں۔ شمالی تلنگانہ میں ایک ہفتہ کے دوران رات کا درجہ حرارت معمول سے کم درج کیا جارہا ہے۔ اس مہینے تک صورتحال تقریباً ایسی ہی رہے گی۔ ہواؤں کے اثر اور سورج کی سمت تبدیل ہونے کے وقت کی وجہ سے دن گرمی کی صورتحال دیکھی جاتی ہے۔ بتدریج رات کے اوقات میں بھی سردی میں کمی ہوگی اور گرمی میں اضافہ ہوگا۔ عام طور پر آب وہوا میں علاقائی تغیرات ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر نرساپور، ڈچپلی، بھدراچلم جیسے علاقوں میں ایک قسم کی بارش ہوتی ہے تو حیدرآباد شہر اور میڑچل جیسے علاقوں میں مختلف بارش ہوتی ہے۔ اس کا درست اندازہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تلنگانہ کے اضلاع میں دریا اور ڈیم کہاں واقع ہیں؟ جنگلات کتنے کی صورتحال کیسی ہے؟ ماضی میں وہاں بارش کیسے ہوتی تھی؟ ہم نے پہلے ہی تفصیلات اور نمونے اکٹھے کرلیے ہیں اور ان کا تجزیہ کرلیا ہے۔ ہم نے پہلے ہی تفصیلات کا مطالعہ کیا ہے جیسے ریاست کے کسی بھی حصے میں کتنی اور کتنی بار سب سے زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ ان کی بنیاد پر ہم اگلے موسم سے ضلع واری طور پر موسم کی پیش قیاسی کا نظام متعارف کرنے جارہے ہیں جس سے یہ بتانا ممکن ہوگا کہ کسی ضلع کے کسی علاقہ میں کتنی بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ بڑے پیمانے پر پودے لگانا ماحول کے لیے اچھا ہے۔ اس سے درجہ حرارت میں گراوٹ کا امکان ہوتا ہے۔ اگر حکومت ان علاقوں کی تفصیلات بتاتی ہے جن میں سرسبزی وشادابی کی گئی ہے، تو ہم یقیناً آب وہوا سے متعلق تجزیہ کریں گے۔ یہ موسم کی بہتر پیش قیاسی میں مدد کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ورنگل، تلنگانہ میں حیدرآباد کے بعد سب سے بڑا شہر ہے، یہاں بھی ہم مارچ کے پہلے ہفتہ سے شہر اور زون کے لحاظ سے موسم کی پیش قیاسی کی جائے گی۔ ہم حیدرآباد کے آس پاس 11 نئے جدید ترین رین گیج نصب کر رہے ہیں۔ یہ جی ایچ ایم سی، محکمہ جنگلات اور محکمہ زراعت کے دفتر میں قائم کئے جائیں گے۔ چونکہ ہر دو کلو میٹر کے بعد بارش میں فرق ہوتا ہے، اس لیے بارش کی تفصیلات کا درست تعین کرنا اس کے ذریعہ ممکن ہے۔

شرمیلا کی خواتین کمیشن سے شکایت

حیدرآباد 21 فروری (ذرائع) وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی کی سربراہ وائی ایس شرمیلا نے حکمران جماعت بی آر ایس کے رکن اسمبلی شنکر نائک کے خلاف خواتین کمیشن سے شکایت کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان کے خلاف رکن اسمبلی نے نامناسب تبصرے کیے ہیں۔ شکایت میں وزراء سنگی ریڈی نرنجن ریڈی اور ستیہ وتی راٹھور کا نام بھی لیا گیا ہے۔ شرمیلا نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر وہ قومی کمیشن برائے خواتین کی ذمہ داروں سے ملاقات بھی کریں گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی آر ایس لیڈران کو خواتین کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ شرمیلا نے کہا کہ حکمران جماعت کے لیڈران اقتدار میں رہتے ہوئے سرکاری اراضیات پر غیر مجاز طور پر قابض ہیں۔

کھیل کی خبریں

ڈیوڈ وارنر بارڈر۔گواسکر ٹیسٹ سیریز سے باہر

نئی دہلی، 21 فروری (ایجنسی) کہنی میں فریکچر کے باعث آسٹریلیا کے ڈیوڈ وارنر ہندوستان کے خلاف جاری بارڈر گواسکر ٹرافی کے آخری دو ٹیسٹ میچوں سے باہر ہوگئے ہیں۔ وہ علاج کے لیے سڈنی جائیں گے اور توقع ہے کہ مارچ کے آخر میں تین میچوں کی ون ڈے سیریز کے لیے ہندوستان واپس آئیں گے۔ دہلی میں دوسرے ٹیسٹ کی پہلی اننگ کے دوران تیز گیند باز محمد سراج کی گیند وارنر کی بائیں کہنی پر لگی تھی۔ ایکسرے رپورٹ میں کہنی میں ہیئر لائن فریکچر کی تصدیق ہوئی۔ کہنی کی چوٹ کے دو اوورز بعد ہی ان کے ہیلمٹ پر ایک گیند لگی تھی جس کے بعد وہ میدان سے باہر چلے گئے تھے۔ ٹیم انتظامیہ کے مطابق ابتدائی طور پر ایسا لگ رہا تھا کہ وارنر کی کہنی کی چوٹ معمولی ہے اور وہ ہندوستان کے خلاف اندور ٹیسٹ کھیل سکتے ہیں تاہم ڈاکٹروں نے انہیں ان فٹ قرار دے دیا۔ پیر کی رات تک، وارنر خود کو تیسرے ٹیسٹ میں کھیلنے کے لیے تیار کر رہے تھے لیکن ناقابل برداشت درد اور ٹیسٹ کے بعد انہیں باضابطہ طور پر میچ سے باہر کر دیا گیا، جس کے بعد وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھر واپس لوٹ جائیں گے۔ ٹیم میں وارنر کی جگہ ٹریوس ہیڈ لے سکتے ہیں۔ ہیڈ 2018 میں ورسیسٹر شائر کے لیے ایک کاؤنٹی چیمپئن شپ میچ میں سلامی بلے باز کے طور پر خود کو ثابت کرچکے ہیں۔ حالانکہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں انہوں نے صرف دو بار اوپننگ کی ہے۔ دوسری جانب کیمرون گرین کے اندور میں کھیلنے کا قوی امکان ہے، وہیں دوسرے ٹیسٹ میں مایوس کن کارکردگی دکھانے والے کچھ کھلاڑیوں کی تیسرے ٹیسٹ میں چھٹی ہوسکتی ہے۔ آسٹریلیا پہلے ہی جوش ہیزل ووڈ کو دورے سے باہر کرچکا ہے لیکن مچل اسٹارک کا تیسرے ٹیسٹ میں فٹ ہونے کے بعد واپسی تقریباً یقینی ہے۔ تاہم پہلی بار باپ بننے والے مچل سوپسن بھی وطن واپس لوٹ جائیں گے۔ کپتان پیٹ کمنز خاندانی وجوہات کی بناء پر دہلی ٹیسٹ کے فوراً بعد گھر روانہ ہوگئے تھے لیکن فی الحال وہ اس ہفتے کے آخر میں واپس آئیں گے اور توقع ہے کہ وہ اندور میں کھیلیں گے۔ آسٹریلیا ڈومیسٹک کرکٹ کے لیے وطن واپسی کے خواہاں ٹیم کے کچھ ارکان کو ریلیز کرسکتا ہے۔

آئرلینڈ کو شکست دے کر ہندوستان کی سیمی فائنل میں رسائی

گیکبیرا، 21 فروری (ذرائع) اسمرتی مندھانا (87) کی دھماکہ خیز نصف سنچری کی بدولت ہندوستان نے پیر کو بارش سے متاثرہ میچ میں آئرلینڈ کو پانچ رن سے شکست دے کر خواتین کے ٹی 20 ورلڈ کپ 2023 کے سیمی فائنل میں داخلہ حاصل کر لیا۔ ہندستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے آئرلینڈ کے سامنے 155 رن کا ہدف رکھا۔ آئرلینڈ نے جواب میں 2.8 اوورزوں میں دو وکٹوں کے نقصان پر 54 رن بنائے، حالانکہ وہ ڈک ورتھ لوئس طریقہ کار سے پانچ رنز پیچھے رہ گیا۔ جب ہندوستان کے باقی بلے باز آئرلینڈ کی سخت بولنگ لائن اپ کے خلاف جدوجہد کر رہے تھے، مندھانا نے 56 گیندوں پر نو چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے 87 رن بنائے۔ ہدف کے تعاقب میں آئرلینڈ نے پہلے ہی اوور میں دو وکٹیں گنوا دیں۔ گیبی لیوس (32 ناٹ آؤٹ) اور لورا ڈیلینی (ناٹ آؤٹ 17) نے تیز نصف سنچری شراکت مکمل کی لیکن وہ اپنی ٹیم کو ڈک ورتھ لوئس کے 59 کے اسکور تک نہ لے جاسکیں۔ یہ لیگ مرحلے میں ہندوستان کا آخری میچ تھا اور وہ چار میچوں میں چھ پوائنٹس کے ساتھ گروپ بی میں دوسرے نمبر پر رہے۔ ٹیبل میں سرفہرست انگلینڈ کو پاکستان کے خلاف ابھی ایک اور میچ کھیلنا ہے۔ اگر انگلینڈ یہ میچ جیتتا ہے تو سیمی فائنل میں ہندوستان کا مقابلہ آسٹریلیا سے ہوگا۔

روہت شرما کو اسٹار اسپورٹس کی جانب سے آئی پی ایل کے بہترین کپتان کا ایوارڈ

ممبئی، 21 فروری (ایجنسی) ہندوستانی نشریاتی ادارہ اسٹار اسپورٹس نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کی 15 ویں سالگرہ کے موقع پر پیر کو منعقد 'انکریڈیبل پریمیئر لیگ' ایوارڈ تقریب میں روہت شرما کو ٹورنامنٹ کا بہترین کپتان منتخب کیا۔

روہت نے چنئی سپر کنگس کے کپتان مہیندر سنگھ دھونی اور کولکتہ نائٹ رائیڈرس کے سابق کپتان گوتم گمبھیر جیسے لیجینڈس کو ہرا کر یہ ایوارڈ حاصل کیا۔ ہندوستانی ٹیم کے موجودہ کپتان روہت آئی پی ایل میں ممبئی انڈینس فرینچائزی کو ریکارڈ پانچ آئی پی ایل خطاب جیت چکے ہیں، جب کہ دھونی کی چنئی سپر کنگس نے صرف چار بار یہ ٹرافی جیتی ہے۔ روہت نے اس ایوارڈ کے لئے اپنے مداحوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ "آپ سبھی کی حمایت اور ووٹ کے لئے شکریہ۔ یہ میرے اور فرینچائزی کے لئے بہت معنی رکھتی ہے۔ بغیر کسی شبہ کے مداح اس ٹیم کی ریڑھ ہیں۔ جس طرح ان مداحوں نے پورے سال ہمارے اتار چڑھاؤ میں ہمارا ساتھ دیا، وہ ہمارے لئے بہت معنی رکھتا ہے۔ ہر بار ہم پچ پر جاتے ہیں اور ممبئی کی جرسی بہت فخر کے ساتھ پہنتے ہیں اس سے مداحوں کے چہرے پر بہت خوشی آتی ہے۔ آپ جس طرح سے گزشتہ 15 سالوں سے حمایت کرتے آرہے ہیں، ویسے ہی حمایت کرتے رہے۔ ہم آگے میدان میں اپنا اعلی کارکردگی کرنے اور آپ کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کی پوری کوشش کریں گے۔"

کالج پرنسپل کو سابق طالب علم نے جلا دیا، حالت تشویشناک، طالب علم بھی جھلس گیا

اندور، 21 فروری (ذرائع) مدھیہ پردیش کے اندور ضلع کے سمرول تھانہ علاقہ میں واقع ایک کالج کے پرنسپل کو سابق طلبہ کے ذریعے آتش گیر مادہ ڈال کر جلا دیا گیا۔ سنگین حالت میں خاتون پرنسپل کو اسپتال میں بھرتی کرایا گیا، جہاں ان کی حالت ابھی بھی تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ اس واقعہ میں طلبہ بھی جھلس گیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق سمرول تھانہ علاقہ میں واقع بی ایم کالج کی پرنسپل ومکتی شرما کل کالج میں تھیں۔ وہ کالج ختم کر کے اپنے گھر جانے کی تیاری میں تھیں، تبھی احاطے میں سابق طالب علم آشوتوش شریواستو اپنے ساتھ آتش گیر مادہ لے کر پہنچا اور پرنسپل کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے آگ لگا دی۔ اس واقعہ میں پرنسپل سنگین طور پر جھلس گئیں، اس واقعہ میں آشوتوش بھی جھلس گیا۔ واقعہ کے بعد فرار آشوتوش کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ ملزم طالب علم اسپتال میں بھرتی ہے۔ حالانکہ ابھی واقعہ کے وجہ کا انکشاف نہیں ہوسکا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ملزم طالب علم اس کالج میں پڑھتا تھا۔ اس کے مارکس کے سلسلے میں کچھ تنازعہ تھا، جس کی وجہ اس نے اس واقعہ کو انجام دیا ہے۔ اس سے قبل بھی اس طالب علم نے کالج میں چاقو بازی کا ایک واقعہ کو انجام دیا تھا، جس میں اس کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ پولیس نے معاملے میں ایف آئی آر درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے۔

بغیر ٹکٹ تنہا سفر کرنے والی خاتون کو ٹرین سے نہیں اتارا جاسکتا: انڈین ریلوے

نئی دہلی: 21 / فروری (عصر حاضر نیوز) بغیر ٹکٹ کے تنہا سفر کرنے والی خاتون کو ٹرین سے نہیں اتارا جاسکتا۔ ریلوے کے اس مسافر دوست اصول کے مطابق ایسا کرنے پر خاتون متعلقہ ٹی ٹی ای (ٹریولنگ ٹکٹ ایگزامینر) کے خلاف ریلوے اتھارٹی سے شکایت کر سکتی ہے۔ ملک میں لاکھوں مسافر سفر کرتے ہیں، اس کے پیش نظر ریلوے اپنی خدمات کو بہتر بنانے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے اور ایسی صورتحال میں کوچ کے بہتر ڈیزائن، ٹرین کی رفتار، پلیٹ فارم، اور ٹرین کے کوچ کی صفائی پر توجہ دی گئی ہے۔ اب ریلوے نے سفر کے دوران مسافروں کے لیے کئی آپشنز کھلے رکھے ہیں۔ اس تناظر میں ریلوے نے کچھ مسافر دوست اصول وضع کئے ہیں، جو آپ کو سفر کے دوران پریشانی سے بچا سکتے ہے۔ ریلوے کے اصولوں کے مطابق سفر کے دوران اکیلی عورت یا بچے کو رات کے وقت ٹرین سے نہیں اتارا جاسکتا۔ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ جلد بازی یا کسی اور وجہ سے کوئی خاتون یا نابالغ بچہ بغیر ٹکٹ کے ٹرین میں سوار ہو جاتے ہیں۔ اگر انہیں راستہ میں اتار دیا جائے تو یہ ان کی حفاظت کے لئے مضر ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی ٹی ای ایسا کرتا ہے تو متعلقہ خاتون اس ٹی ٹی کے خلاف ریلوے اتھارٹی میں شکایت درج کرا سکتی ہے۔ ریلوے نے مسافروں کو ان کی مشکلات میں مدد کرنے کے لیے دوستانہ اصول بنائے ہیں۔ ایک اور مسافر دوست اصول یہ ہے کہ ٹی ای ٹکٹ چیک کرنے کے لیے رات کو سفر کے دوران مسافر کو جگا کر ٹکٹ دکھانے کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ ریلوے کے اصولوں کے مطابق مسافر رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک پرسکون کی نیند لے سکتے ہیں لیکن یہ اصول ان مسافروں پر لاگو نہیں ہوتا جو ٹرین میں رات کو سوار ہوئے ہیں۔

وی ایچ پی نے جنید اور ناصر قتل معاملہ کی سی بی آئی جانچ کا مطالبہ کیا

بھرت پور: 21 / فروری (عصر حاضر) وشو ہندو پریشد نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی وزیر زاہدہ خان کے دباؤ میں پولیس نے گاؤ رکشک کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پولیس پر ملزم سری کانت کے خاندان کے ساتھ بدسلوکی کا بھی الزام عائد کیا۔ وشو ہندو پریشد نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خوشامد کی سیاست بند کرے اور پورے معاملے کی سی بی آئی انکوائری کرائے۔ پیر کو وشو ہندو پریشد نے شہر کے پاور ہاؤس چوک سے کلکٹریٹ دفتر تک ایک ریلی نکال کر ریاستی حکومت کی پالیسی اور پولیس کارروائی کے خلاف احتجاج کیا۔ وشو ہندو پریشد نے گورنر کے نام کلکٹر کو میمورنڈم پیش کرتے ہوئے پورے واقعہ کی تحقیقات سی بی آئی کو سونپنے کا مطالبہ کیا۔ وی ایچ پی کے عہدیدار نریش کھنڈیلوال نے الزام لگایا کہ راجستھان حکومت مسلمانوں کی خوشامد کی سیاست کر رہی ہے۔ راجستھان حکومت کا کردار ہمیشہ ووٹ بینک کی سیاست سے متاثر رہا ہے۔ بجرنگ دل کا نام غیر ضروری طور پر سیاسی ایجنڈے کے طور پر گھسیٹا جا رہا ہے، جو غلط ہے۔ نریش کھنڈیلوال نے الزام عائد کیا کہ جنید گائے کا اسمگلر تھا اور اس کے بھائی نے لوگوں سے سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر ایف آئی آر میں بجرنگ دل کے کارکنوں کا نام درج کرایا تھا۔ الزام ہے کہ صرف شک کی بنیاد پر اور وزیر زاہدہ خان کے دباؤ پر پولیس نے گاؤ رکشک کو گرفتار کیا ہے۔ نریش کھنڈیلوال نے کہا کہ تحقیقات مکمل ہونے تک محض الزام کی بنیاد پر کسی کو گرفتار نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میوات میں آن لائن دھوکہ دہی، لوٹ اور دیگر تمام مجرمانہ واقعات ہو رہے ہیں، لیکن پولیس ان پر کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ پولیس کارروائی کرتی ہے تو ایم ایل اے واجب علی، وزیر زاہدہ خان اور ان کے شوہر فوراً جلیس تھانے پہنچ جاتے ہیں اور کارروائی نہیں ہونے دیتے۔ وہیں کھنڈیلوال نے ہریانہ کے سری کانت کے گھر والوں کی حاملہ خاتون کی پٹائی اور بچے کی موت کے بارے میں شکایت پر کہا کہ یہ پولیس کی بربریت ہے۔ ہریانہ پولیس اس کی تحقیقات کر رہی ہے اور جلد ہی حقیقت سامنے آئے گی، حالانکہ پولیس نے ایک بیان جاری کر کے ان تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ بھرت پور پولیس سپرنٹنڈنٹ شیام سنگھ نے ان الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بھرت پور پولیس ملزم کے گھر میں داخل نہیں ہوئی اور نہ ہی خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ پولیس نے جو بھی اقدام کیا، وہ قانونی طریقے سے کیا۔

کٹھ پتلی ایجنسیوں کے خوف سے نہیں دبے گی کانگریس کی آواز: پرینکا گاندھی

نئی دہلی، 21 فروری (عصر حاضر) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے کانگریس جنرل کنونشن سے قبل چھتیس گڑھ میں پارٹی لیڈروں کے گھروں پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے چھاپے کے حوالے سے وزیر اعظم نریندر مودی پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈرا دھمکا کر کانگریس لیڈروں کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ محترمہ واڈرا نے ٹویٹ کیا" وزیر اعظم جی کے دوست گوتم اڈانی پر شیل کمپنیوں کے ذریعے غبن اور دیگر بہت سے سنگین الزامات لگے۔ لیکن کیا آپ نے کسی ایجنسی کو اس کی تحقیقات کرتے ہوئے دیکھا۔ لیکن، کانگریس کنونشن میں رخنہ ڈالنے اور مودی جی اور ان کے دوست کے درمیان سانٹھ گانٹھ پر اٹھنے والی آوازوں پر ایجنسیاں لگا دی گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ" انڈین نیشنل کانگریس بلاخوف وخطر ملک کے مسائل پر اپنی آواز بلند کرتی رہے گی۔ کانگریس کے اجلاس میں ہم مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی کے خلاف آواز اٹھانے کا عہد کریں گے۔ کٹھ پتلی ایجنسیوں کا خوف دکھا کر آپ ملک کی آواز کو دبا نہیں سکتے۔

مراکش میں غیر معمولی برفباری کے بعد حاملہ خاتون کو ہیلی کاپٹر سے ہسپتال لے جانا پڑا

مراکش کی فضائی حدود میں ایک غیر معمولی صورتحال پیش آگئی جہاں کچھ علاقوں میں شدید برف باری ہوئی۔ برفباری سے ان علاقوں میں آبادی الگ تھلگ ہو کر رہ گئی۔ ان علاقوں میں سے ایک میں دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا۔ ایک خاتون کو اس ماحول میں برف کے درمیان بچے کی پیدائش کا درد شروع ہوگیا۔ اس صورتحال میں سڑکیں بند تھیں اور خاتون کہیں نہیں جا سکتی تھی۔ خاتون کی حالت نازک تھی۔ آخر کار حکام کو مداخلت کرنا پڑی اور خاتون کو ہیلی کاپٹر کے ذریعہ ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ اتوار کو مراکش کی وزارت صحت نے اطلاع دی کہ ایک خاتون کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے برف سے محصور علاقے ''تید یلی'' میں گول چکر" اودید" سے ''ورزازات'' شہر کے ''سیدی حساین'' ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ رائل آرمڈ فورسز کے ہیلی کاپٹر پر سوار حاملہ خاتون کو ''ورزازات'' ایئرپورٹ پر پہنچنے کے فوراً بعد ایک ایمبولینس کے ذریعے ''سیدی حساین'' ریجنل ہسپتال کے آپریٹنگ روم میں لے جایا گیا۔ ہسپتال میں عملہ پہلے سے خاتون کے پہنچنے کا منتظر تھا۔ ذرائع نے واضح کیا کہ ورزازات کے صحت اور سماجی تحفظ ادارہ کے وفد نے اپنے مختلف انسانی اور لاجسٹک وسائل کو متحرک کیا تاکہ تمام خطوں میں متاثرہ ہنگامی صورت حال میں پریشان لوگوں کی دیکھ بھال کی جاسکے۔ خراب موسم کے نتیجے میں علاقے میں شدید برفباری ہوئی ہے۔ تصویروں اور ویڈیو کلپس میں ''ورزازات'' کے مضافات میں واقع دیہات کو دو میٹر تک برف میں ڈوبے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ علاقے میں ایسے غیر معمولی مناظر اس سے قبل نصف صدی میں بھی نہیں دیکھے گئے۔ مراکش کی رائل افواج نے برف کے بیچوں بیچ الگ تھلگ آبادی کو خوراک اور راشن کے سامان کی امداد فراہم کرنے کے لیے ایک فضائی پل کو محفوظ بنایا۔ طبی ٹیموں نے بیمار مریضوں کے لیے امداد فراہم کی اور حاملہ خواتین کو قریبی ہسپتالوں میں پہنچایا تاکہ بہترین طریقے سے ڈیلیوری کو یقینی بنایا جاسکے۔

سعودی عرب اور عراق کے درمیان دفاعی اور سکیورٹی معاہدے پر دستخط

بغداد، 21 فروری (یو این آئی) سعودی عرب اور عراق کے درمیان طویل عرصے بعد اپنی نوعیت کے پہلے دفاعی اور سکیورٹی معاہدے کے لیے ایک یاداشت پر دستخط ہوئے ہیں۔ عراق کی سرکاری نیوز ایجنسی 'آئی این اے' کے مطابق اتوار کو سعودی وزیر داخلہ شہزادہ عبدالعزیز بن سعود اور ان کے عراقی ہم منصب عبدالامیر الشمری نے سعودی دارالحکومت ریاض میں ایک سکیورٹی پروٹوکول پر دستخط کیے۔ یہ سنہ 1983ء کے بعد اپنی نوعیت کا پہلا موقع ہے جب دونوں ملکوں نے ایک سکیورٹی تعاون کی یاداشت پر دستخط کیے ہیں۔" آئی این اے" کی طرف سے شائع کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق" دونوں ممالک کے وزرائے داخلہ نے ایک سکیورٹی مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے، جو تقریباً چار دہائیوں میں اپنی نوعیت کا پہلا موقع" ہے۔ یاداشت پر دستخط سے چند گھنٹے قبل عراقی وزیر داخلہ سعودی عرب کے سرکاری دورے پر ریاض پہنچے تھے۔ بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ" اس یادداشت میں سکیورٹی تعاون کی مختلف شکلیں، وژن کا تبادلہ اور عراق اور سعودی عرب کے لیے مزید سکیورٹی تعاون کو یقینی بنانے کے لیے مشترکہ سکیورٹی کام کو فعال کرنا شامل ہے۔" سعودی وزیر داخلہ نے اس بات پر زور دیا کہ بغداد حکام کے ساتھ ان کی ملاقات میں سلامتی سے متعلق تمام شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے اور دونوں ممالک کی وزارت داخلہ کے درمیان مشترکہ ورکنگ کے تسلسل کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال ہوا ہے۔ ادھر سعودی عرب کی سرکاری پریس ایجنسی "ایس پی اے" کے مطابق وزیر داخلہ نے عراقی وزیر داخلہ سے ملاقات کے دونوں ممالک کی وزارت داخلہ کے درمیان سکیورٹی تعاون بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ عراقی وزیر کا یہ دورہ فروری کے شروع میں سعودی وزیر خارجہ فیصل بن فرحان کے سرکاری دورے کے چند ماہ بعد ہوا ہے، جس کے دوران انہوں نے عراقی وزیر اعظم محمد شیاع السودانی اور پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد الحلبوسی کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو فروغ دینے پر بات چیت کی تھی۔

ملعون رشدی پر حملہ کرنیوالے ھادی کو ایران کا تحفہ

برطانوی مصنف سلمان رشدی کو چھرا گھونپنے والے لبنانی نژاد امریکی نوجوان ہادی مطر کو ایک ایرانی عہدیدار نے قیمتی تحفہ پیش کر دیا ہے۔ اس اقدام سے گذشتہ برس اگست کو ہونے والے اس حملے میں تہران کے ملوث ہونے کا اندازہ بھی لگایا جا رہا ہے۔ اس وقت کئی عہدیداروں نے ایران کے اس حملے میں ملوث ہونے کی تردید کر دی تھی۔ پیر کی شام ملعون رشدی کے خلاف خمینی کے فتوے کے نفاذ کے لیے عوامی کمیٹی کے سیکرٹری محمد اسماعیل زارعی نے حملہ آور کو ایک ہزار مربع میٹر اراضی دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خوشی ہوئی کہ اس نے ایسا کیا۔ زارعی نے کہا کہ سلمان رشدی پر حملہ کرنے والے اس بہادر نوجوان کے اعزاز میں 1000 مربع میٹر زرخیز اور قیمتی زرعی زمین دی گئی۔ یہ تحفہ ایک خصوصی تقریب کے دوران ھادی مطر کو یا اس کے قانونی نمائندے کے حوالے کیا جائے گا۔ ایران کے اسماعیل زرعی نے اس امریکی نوجوان کا بھی شکریہ ادا کیا جس نے اس کارروائی کو" جرات مندانہ اقدام" قرار دیا اور کہا تھا کہ ھادی نے سلمان رشدی کو ایک آنکھ سے اندھا کر دیا۔ اس کو ایک ہاتھ سے معذور کر دیا۔ اس پر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ سلمان رشدی پر 12 اگست 2022 کو حملہ کیا گیا تھا۔ رشدی نے فروری 1989 میں ایک گستاخانہ ناول" شیطانی آیات" لکھا تھا جس پر پورے عالم اسلام میں زبردست احتجاج کیا گیا تھا۔

'یوکرین آج، تائیوان کل' جیسے بیانات بند کرنے کی اپیل کی

بیجنگ، 21 فروری (ذرائع) چین کے وزیر خارجہ کن گانگ نے منگل کو تمام متعلقہ ممالک سے یوکرین تنازعہ کو بھڑکانے، بیجنگ پر الزام تراشی اور" یوکرین آج، تائیوان کل" جیسے بیانات پر روک لگانے کی اپیل کی۔ مسٹر گانگ نے چین کے عالمی سلامتی اقدام کی اشاعت کے موقع پر ایک بریفنگ میں بتایا کہ ہم صلح کو فروغ دینا اور بات چیت کو جاری رکھیں گے اور یوکرین بحران کے سیاسی حل کے لئے چین کے علم کا اشتراک، بین الاقوامی برادری کے ساتھ مل کر کام کریں گے نیز تمام فریقین کے خدشات کو دور کرتے ہوئے عام سلامتی حاصل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بیجنگ تمام متعلقہ ممالک سے یوکرین تنازعہ کو بھڑکانا بند کرنے، چین پر الزام اور ذمہ داری ڈالنا بند کرنے اور 'یوکرین آج، تائیوان کل' جیسے بیانات پر روک لگانے کی اپیل کر رہا ہے۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ

انتخاب وتلخیص: مفتی احمد عبید اللہ یاسر قاسمی خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدر آباد

(قسط سوم)

تنقید واحتساب

کتاب کی تالیف سے جو اصلاح وتربیت امام غزالی کے پیش نظر تھی، اس کے لئے آمادگی اور شوق اور اپنی اور اپنے ماحول کی اصلاح کا تقاضا پیدا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ان کمزوریوں اور خرابیوں کی نشاندہی کی جائے، جو علمی و دینی حلقوں اور مسلم معاشرہ میں بالعموم پھیلی ہوئی تھیں، نیز اس حقیقت کو آشکار کیا جائے کہ نفس وشیطان نے کس کس طرح سے مختلف طبقوں کو فریب دے رکھا ہے، دینی مفاہیم وحقائق کس طرح تبدیل ہو گئے ہیں، لوگ حقائق ومقاصد سے ہٹ کر ظواہر و اشکال اور رسوم میں کس طرح گرفتار ہیں اور مقصد اصلی سعادتِ اخروی اور رضائے الٰہی سے کس طرح غافل ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے زمانہ کی زندگی اور معاصر سوسائٹی کا پورا جائزہ لیا' اور اس کی بے لاگ تنقید کی' اور ہر طبقہ کے امراض اور مغالطوں کو صفائی کے ساتھ بیان کیا' مقاصد اور وسائل وآلات میں فرق کیا' علوم میں دنیاوی علوم اور دینی علوم اور پھر علوم محمودہ اور علومِ مذمومہ' فرض اور فرض کفایہ کی تقسیم کی' وقت کے فریضہ اور اصل کام کی طرف توجہ دلائی' اہل دولت اور اغنیاء کی کوتاہیوں اور ان کی مخصوص بیماریوں کو کھول کر بیان کیا' سلاطین وحکام پر جرأت کے ساتھ تنقید کی' اور ان کے جبر وظلم' خلاف شرع اعمال وقوانین کی مذمت کی' اس کے علاوہ جمہور وعوام کے امراض اور مختلف طبقوں اور مقامات کے منکرات' مذموم عادات اور مخالفِ دین رسوم وبدعات کی تفصیل کی' اس طرح یہ کتاب اسلام میں پہلی مفصّل ومدلل کتاب ہے' جس میں پوری زندگی اور بگڑے ہوئے اسلامی معاشرہ کا قوت کے ساتھ احتساب کیا گیا ہے' اور اخلاقی بیماریوں کے عوارض واسباب اور ان کا طریق علاج بتایا گیا ہے۔

علماء واہلِ دین

امام غزالی کے نزدیک اس عالمگیر فساد' دینی واخلاقی انحطاط کی سب سے بڑی ذمہ داری علماء پر ہے' جو ان کے نزدیک امت کا نمک ہیں' اگر نمک بگڑ جائے تو اس کو کون سی چیز درست کر سکتی ہے' بقول شاعر:-

یا معشر القراء یا ملح البلد ما یصلح الملح اذا الملح فسد

اے جماعت علماء اے وہ جو شہر کا نمک ہے۔ بھلا یہ بتلاؤ کہ جب نمک ہی بگڑ جائے تو پھر اس کی اصلاح کس سے کی جائے ایک جگہ امراضِ قلب کی کثرت اور عام غفلت کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الثالثة و هوا لداء العضال فقد الطبيب فان الاطباء هم العلماء و قد مرضوا فی هذه الاعصار مرضاً شديداً و عجزوا عن علاجه

تیسرا سبب اور وہ لاعلاج مرض کی حیثیت رکھتا ہے' یہ ہے کہ مریض موجود ہیں اور طبیب مفقود' طبیب علماء ہیں' اور وہ خود اس زمانہ میں بری طرح بیمار ہیں' اور علاج سے عاجز ہیں۔ ان کے نزدیک سلاطین وحکام کی خرابی کا سبب بھی علماء کی کمزوری اور اپنے فرائض سے غفلت ہے، ایک جگہ لکھتے ہیں:

و بالجملة انّما فسدت الرعية بفساد الملوك و فساد الملوك بفساد العلماء فلو لا قضاة السُّوء والعلماء السُّوء لقل فساد الملوك خوفا من افكارهم۔

خلاصہ یہ ہے کہ رعیت کی خرابی کا سبب سلاطین کی خرابی ہے اور سلاطین کی خرابی کا سبب علماء کی خرابی ہے اس لئے کہ اگر خدا ناترس قاضی اور علماء سوء نہ ہوتے تو سلاطین اس طرح نہ بگڑتے اور ان کو علماء کی روک ٹوک کا کھٹکا ہوتا۔

ان کو علما وقت سے شکایت ہے کہ وہ علماء سلف کی طرح امر بالمعروف اور نہی المنکر اور کلمہ حق عند سلطان جائر کا فریضہ انجام نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ خود بہت سے علماء دنیا طلبی اور جاہ طلبی کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ سلاطین وقت اور اربابِ حکومت کے سامنے علماء حق کی جرأت وبیباکی اور احتساب وانکار کے مؤثر واقعات نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

"یہ تھا علماء کا طرز عمل اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شان، ان کو سلاطین کی شان وشوکت کی ذرا پرواہ نہ تھی، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر اعتماد رکھتے ہیں اور ان کو اطمینان تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ پر بھی راضی تھے کہ ان کو شہادت نصیب ہو، چونکہ ان کی نیت خالص تھی اس لئے ان کے کلام سے پتھر موم ہو جاتے تھے، اور بڑے سے بڑے سنگ دل متاثر ہوتے تھے، اب تو حالت یہ ہے کہ طمع دنیا نے علماء کی زبانیں گنگ کر رکھی ہیں اور وہ خاموش ہیں، اگر بولتے بھی ہیں تو ان کے اقوال وحالات میں مطابقت نہیں ہوتی، اس لئے کوئی اثر نہیں ہوتا، اگر آج بھی وہ خلوص وصداقت سے کام لیں اور علم کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو ان کو ضرور کامیابی ہو، کیونکہ رعیت کی خرابی سلاطین کی خرابی کا نتیجہ ہے، اور سلاطین کی خرابی علماء کی خرابی کا نتیجہ ہے، اور علماء کی خرابی کی وجہ دولت اور جاہ کی محبت کا غلبہ ہے اور جس پر دنیا کی محبت غالب آجائے وہ ادنی درجہ کے لوگوں پر بھی احتساب اور روک ٹوک نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ سلاطین واکابر (1)۔

امام غزالی کے زمانہ میں ایک عالَم کا عالَم فقہ کی جزئیات اور اختلافی مسائل میں مشغول تھا، مباحثہ ومناظرہ، کا بازار گھر گھر اور ملک کے چپہ چپہ پر گرم تھا، مجالس وتقریبات اور بادشاہوں کے درباروں کی رونق بھی انہی مذہبی وفقہی مباحثوں اور مناظروں سے تھی، اس بارہ میں علماء وطلبہ کا انہماک اور غلو اتنا بڑھ گیا تھا کہ تمام دوسرے علوم ومشاغل اور خدمت دین کے شعبے نظر انداز ہوتے جارہے تھے، حد یہ ہے کہ اصلاح نفس، تہذیب اخلاق اور سعادت اخروی کا جس علم اور کوشش پر انحصار تھا، اس سے بھی توجہ ہٹ گئی تھی، امام غزالی اس صورت حال کی تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اگر کسی فقیہ سے ان مضامین (صبر وشکر، خوف ورجاء وغیرہ یا بغض وحسد وکینہ، ناشکری، دغا، فریب وغیرہ) میں سے کسی کی بابت حتی کہ اخلاص وتوکل اور ریا سے بچنے کے طریقوں کے متعلق سوال کیا جائے جس کا جاننا اس کیلئے فرض عین ہے، اور اس کی طرف سے غفلت کرنے میں آخرت کی تباہی کا خطرہ ہے تو وہ جواب نہ دے سکے گا، اور اگر آپ لعان وظہار سبق ورمی کو دریافت کریں تو وہ ایسی ایسی باریک جزئیات کے دفتر سنا دے گا، جس کی ضرورت مدتوں پیش نہیں آتی، اور اگر کبھی ضرورت پیش آجائے تو شہر میں ان کے متعلق فتوی دینے والا، اور بتانے والا ہر وقت موجود ہے، لیکن یہ عالم دن رات انہی جزئیات کے سلسلہ میں محنت کرتا رہے گا، اور ان کے حفظ ودرس میں مشغول رہے گا اور اس چیز سے غفلت برتے گا، جو دینی حیثیت سے اس کیلئے ضروری ہے، اگر اس سے کبھی اس بارہ میں سوال ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں اس علم میں اس لئے مشغول ہوں کہ وہ علم دین ہے اور فرض کفایہ ہے اور اس کے تعلیم وتعلم کے بارے میں اپنے کو بھی مغالطہ دیتا ہے، اور دوسروں کو بھی، حالانکہ سمجھدار آدمی خوب جانتا ہے کہ اگر اس کا مقصد فرض کفایہ کے حق کو ادا کرنا ہو، اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہوتا تو وہ اس فرض کفایہ پر فرض عین کو مقدم رکھتا، بلکہ دوسرے فرض کفایہ بھی ہیں جن کو مقدم ہونا چاہئے مثلا کتنے شہر ہیں جن میں صرف غیر مسلم طبیب ہیں جن کی شہادت احکام فقہ میں قبول نہیں کی جا سکتی، لیکن ہم نہیں دیکھتے کہ کوئی عالم (اس کمی اور ضرورت کو محسوس کر کے) علم طب کی طرف توجہ کرتا ہو، اس کے بالمقابل علم فقہ بالخصوص خلافیات وجدلیات پر طلبہ ٹوٹ پڑتے ہیں، حالانکہ شہر ایسے علماء سے بھرا ہوا ہے جن کا مشغلہ فتوی نویسی اور مسئلہ بتلانا ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ علماء دین ایسے فرض کفایہ میں مشغول ہونے کو کیسے درست سمجھتے ہیں، جس کو ایک جماعت کی جماعت سنبھالے ہوئے ہے اور ایسے فرض کو انہوں نے کیسے چھوڑ رکھا ہے جس کی طرف کوئی توجہ کرنے والا نہیں، کیا اس کا سبب اس کے علاوہ اور کچھ ہے کہ طب کے ذریعہ سے اوقاف کی تولیت وصیتوں کی تنفیذ اور یتیموں کے مال کی نگرانی وانتظام اور منصب قضاء وافتاء پر تقرر اور ہم عصروں اور ہم چشموں میں فوقیت وامتیاز اور دشمنوں اور حریفوں پر حکومت وغلبہ حاصل ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں:

کوئی شہر بھی ایسا نہیں ہے جہاں کچھ ایسے کام نہ ہوں جو فرض کفایہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی طرف توجہ کرنے والا کوئی نہیں، اور علماء کو ان کی طرف مطلق التفات نہیں، زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں ایک طب ہی کو لیجیے کہ اکثر اسلامی شہروں میں مسلمان طبیب موجود نہیں، جن کی شہادت شرعی امور میں معتبر ہو، علماء اس مشغلہ سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے، اس طرح سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی فرض کفایہ ہے (لیکن متروک ہورہا ہے)۔

وہ ایک جگہ عام جہالت وغفلت، دین سے ناواقفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور تبلیغ اور عمومی تعلیم کی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "اس شخص کے لیے جس کو اپنے دین کی واقعی فکر ہے' یہ (تبلیغ وتعلیم) خود ایسا مشغلہ ہے کہ پھر اس نادر الوقوع جزئیات دور از کار تفصیلات اور ان علوم میں موشگافی کرنے کی فرصت ہی نہیں ہو سکتی جو خود فرض کفایہ ہیں۔

امام غزالی محققانہ ومؤرخانہ حیثیت سے اس کی وجہ بتلاتے ہیں کہ اختلافی مسائل نے پچھلے دور میں کیوں اس قدر اہمیت اور مقبولیت حاصل کرلی' اور علماء نے اس کو اپنی ذہانتوں اور محنتوں کا میدان بنا لیا' اور ان کی بہترین توجہات اس میں صرف ہونے لگیں' امام غزالی کے نزدیک اس کے کچھ تاریخی اسباب ہیں' اور ان کے نتیجہ میں ایسا ہونا بالکل قدرتی بات ہے' وہ تحریر فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے جانشیں حضراتِ خلفائے راشدین خود بڑے عالم' فقیہ اور صاحبِ فتویٰ تھے' ان کو شاذ ونادر کسی خاص موقع پر دوسرے اہلِ علم صحابہؓ سے مدد لینے کی ضرورت پیش آتی تھی' اس لیے علماء صحابہ علوم آخرت کے لیے فارغ اور ان میں منہمک تھے' اگر کوئی فتویٰ کا موقع پیش آتا' تو وہ ایک دوسرے پر محمول کرتے اور ہمہ تن متوجہ الی اللہ رہتے جیسا کہ ان کے حالات میں منقول ہے' جب ان لوگوں کی نوبت آئی جو خلافت کا استحقاق اور قابلیت نہیں رکھتے تھے' اور ان میں خود فیصلہ کرنے اور فتویٰ دینے کی صلاحیت نہیں تھی تو ان کو مجبوراً دوسرے علماء سے مدد لینی پڑی اور ان کو ساتھ رکھنا پڑا' تا کہ ان سے وہ فتویٰ حاصل کرتے رہیں' علماء تابعین میں ابھی ایسے لوگ زندہ تھے' جو قدیم روش پر تھے اور جن میں دین کی حقیقت اور سلف کی شان تھی' جب ان کو بلایا جاتا تو وہ گریز کرتے' اور اعراض کرتے' خلفاء (بنی امیہ و بنی عباس) کو ان کو تلاش کرنا پڑتا' اور عہدۂ قضاء اور حکومت کے لیے ان سے اصرار کرنے کو کوشش پیش آتی' ان کے زمانہ کے لوگوں نے جب علماء کی یہ شان' سلاطین وحکام کا ایسا رجوع اور اہلِ علم کا یہ استغناء اور بے پرواہی دیکھی تو وہ سمجھے کہ حصولِ جاہ وعزت کے لیے فقہ کا علم بہترین نسخہ ہے' اسی سے حکام کا تقرب اور قضاء وافتاء کا منصب حاصل ہوتا ہے بس وہ اسی طرف متوجہ ہو گئے' انھوں نے حکام کے سامنے خود اپنی پیش کش کی اور ان سے مراسم پیدا کئے، اور عہدوں اور انعامات کے خود امیدوار بنے، بعض کو تو کچھ ہاتھ نہ آیا اور بعض کامیاب ہوئے؛ جو کامیاب ہوئے وہ امیدواری کی ذلت سے محفوظ نہیں رہے اور ان کو اپنے مقام سے نیچے اترنا اور عامیانہ اور مبتذل سطح پر آنا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علماء جو پہلے مطلوب تھے ؛ اب طالب بن گئے۔ پہلے حکام سے استغناء اور اعراض کی وجہ سے معزز تھے؛ اب ان کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے ذلیل وخوار ہو گئے، البتہ اس کلیہ سے ہر دور میں کچھ اللہ کے بندے مستثنیٰ رہے ہیں۔

ان زمانوں میں سب سے زیادہ اہمیت اور توجہ احکام اور فتاوی کی طرف تھی اور انتظامات اور مقدمات کے سلسلے میں ان کی ضرورت بھی زیادہ تھی۔ اس کے بعد بعض رؤساء وحکام کو اصول وعقائد سے دلچسپی پیدا ہوئی اور اس کا شوق ہوا کہ ہر فریق کے دلائل ومباحث سنیں اور ان کا بحث ومباحثہ دیکھیں، لوگوں کو ان رؤساء و حکام کے اس ذوق کا علم ہوا تو وہ علم کلام کی طرف رجوع ہوئے۔ مصنفین نے اس موضوع پر بہ کثرت تصنیفات کیں اور مناظرے کے اصول وقواعد کو مرتب کیا اور رد و قدح کو ایک فن بنا دیا۔ ان لوگوں کا بیان تھا کہ ان کا مقصود دین کی طرف سے مدافعت اور جوابدہی، سنت کی نصرت اور بدعت کی تردید ومخالفت ہے۔ ٹھیک جیسے ان لوگوں کے پہلے کے لوگ یہ کہتے تھے کہ فتاوی میں مشغولیت سے مقصود محض دین، خدمت خلق اور بندگان خدا پر شفقت اور خیر خواہی ہے۔ اس کے بعد کچھ رؤساء وحکام ایسے ہوئے جو علم کلام ومناظرہ کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اس سے تعصب، جنگ وجدال اور بعض اوقات خونریزی اور فساد کی نوبت آجاتی ہے۔ ان کو فقہی بحث ومناظرہ سے رغبت تھی اور اس تحقیق کا شوق تھا کہ خصوصیت کے ساتھ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی میں سے کس کا مذہب زیادہ صحیح ہے؟ لوگوں نے یہ دیکھ کر کلام وعقائد کو بالائے طاق رکھ دیا اور اختلافی مسائل بالخصوص امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اختلافات کو موضوع سخن بنا لیا اور امام مالک، امام سفیان ثوری، امام احمد کے مذاہب واختلافات کو نظر انداز کر دیا۔ (اس لئے کہ ان کے اختلافات سے حکام کو دلچسپی نہ تھی) ان کا کہنا تھا کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کی باریکیوں کو ظاہر کریں، مذاہب کے وجود واسباب کو بیان کریں، اور فتاویٰ کے اصول کو مرتب ومدون کریں، انہوں نے اس میں کثرت سے تصنیفات کیں اور استنباطات کئے اور مجادلہ اور تصنیف کے فن کو ترقی دی اور یہ مشغلہ ابھی تک جاری ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ کیا دکھائے گا، اور اس میں کیا تغیر ہوگا۔ تو دراصل اختلافی مسائل اور مناظرہ سے علماء کی دلچسپی اور ان کے انہماک کا سبب یہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔ اگر اہل دنیا اور ارباب اقتدار کو (امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے علاوہ) کسی اور امام یا (اختلافی مسائل ومناظرہ کے علاوہ) کسی اور علم سے دلچسپی ہو جائے تو علماء بھی اسی کی طرف جھک پڑیں گے، اور اس کی وجہ یہی بیان کریں گے کہ ان کا مقصد علم دین اور قربتِ خداوندی کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

اس کے بعد امام غزالی نے تفصیل کے ساتھ مناظرہ اور بحث ومجادلہ کے اخلاقی وروحانی نقصانات ومفاسد اور اس کے شرور وآفات بیان کئے۔ وہ عرصہ تک اس میدان کے شہسوار رہ چکے تھے، اس لئے اس سلسلہ میں ان کا بیان چشم دید شہادت کی حیثیت رکھتا ہے اور مشاہدات اور ذاتی تجربات پر مبنی ہے۔

جاری-----

مصطفی کمال سے طیب اردگان تک

مولانا اسماعیل ریحان

(قسط اول)

گزشتہ کالم پڑھ کر بعض قارئین نے کہا: ''اس کالم سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصطفی کمال شروع میں نیک سیرت اور محبِ وطن تھا۔ خلیفہ وحید الدین کے غلط فیصلوں نے اسے خراب اور آمادۂ بغاوت کیا۔'' راقم کا جواب تھا: ''مصطفی کمال شروع ہی سے بدسیرت اور بدنیت تھا۔ مگر ایک کالم میں ہر پہلو پر بات نہیں ہو سکتی۔ ان شاء اللہ اگلے کالم میں اس پہلو سے بھی حقائق کو سامنے لایا جائے گا۔''

حسبِ وعدہ اب یہ سطور تحریر کی جا رہی ہیں۔

مصطفی کمال جسے جدید ترکی کا بانی اور 'اتاترک' (ترکوں کا باپ) کہا جاتا ہے، تاریخ کی متنازعہ ترین شخصیات میں سے ایک ہے۔ ایک طبقہ اسے ترکوں کا نجات دہندہ سمجھتا آیا ہے، تو دوسرے کے نزدیک وہ اسلام کا بدترین دشمن اور یہودی ایجنٹ تھا۔ ہم دستیاب پختہ حقائق کی روشنی میں غیر جانبداری کے ساتھ مصطفی کمال کی شخصیت کو سامنے لا رہے ہیں۔ یہ معلومات ہم نے ڈاکٹر موفق بنی المرجہ کی محققانہ تصنیف ''صحوۃ الرجل المریض، سلطان عبدالحمید ثانی'' سے نقل کی ہیں، جو پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے یہ مواد ڈاکٹر رضا نور اور مستشرق آرم اسٹرونگ کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر رضا نور (م 1943ء) مصطفی کمال کے دور میں نائب وزیر خارجہ اور نامور مؤرخ تھا۔ اس نے کئی جلدوں میں ترکی کی تاریخ ''التاریخ الترکی المفصل والمصور'' پیش کر کے علمی حلقوں سے بڑی داد وصول کی تھی۔ اس نے اپنی ذاتی یادداشتیں مرتب کر کے انہیں اس شرط پر فرانس اور برطانیہ کے حوالے کر دیا تھا کہ انہیں 1960ء سے پہلے شایع نہ کیا جائے۔ یہ یادداشتیں 1968ء میں پہلی بار ترکی میں شایع ہوئیں جن سے وہاں ایک ہل چل مچ گئی اور پہلی بار مصطفی کمال کے چہرے سے نقاب اترا۔ مستشرق ''آرم اسٹرونگ'' نے بھی مصطفی کمال کی سوانح لکھی اور 1977ء اس کا ترجمہ عبداللہ عبدالرحمن نے ''الرجل الصنم اتاترک' کے نام سے عربی میں کیا۔ ان حوالوں سے پیش کردہ حقائق پر نگاہ ڈال کر قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیسا شخص تھا۔

مصطفی کمال 1881ء میں سالونیکا (سلانیک) میں پیدا ہوا تھا۔ ڈاکٹر رضا نور کے مطابق مصطفی کمال، سالونیکا کی ایک بداطوار اور آزاد طبع عورت زبیدہ کی ناجائز اولاد تھا۔ بعد میں اس عورت نے ایک سپاہی علی رضا آفندی سے نکاح کر لیا اور بچے کو اسی سے منسوب کر دیا۔ ڈاکٹر رضا نور کے مطابق کمال کی رنگت، اس کی کھوپڑی کی ساخت اور نیلی آنکھیں دیکھنے کے بعد اس کے ماں باپ کو ترک مان لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ مصطفی کمال ہمیشہ اپنے والدین کے بارے میں کچھ کہنے سے کتراتا رہا۔ اس بارے میں وہ زیادہ سے زیادہ اتنا کہا کرتا تھا: ''میں بھی دوسروں کی طرح پیدا اور بڑا ہوا ہوں۔ اگر میری ولادت میں کوئی الگ بات ہے تو بھی میں ایک ترک ہی ہوں۔''

علی رضا آفندی کی موت کے بعد زبیدہ نے جس کی عمر اس وقت 35 سال تھی، روڈس کے ایک خوشحال شخص سے دوسری شادی کر لی۔ مصطفی کمال کی عمر اس وقت آٹھ سال تھی۔ وہ ماں کی اس حرکت سے خفا ہو کر گھر سے بھاگ گیا اور اپنی پھوپھی کے ہاں رہنے لگا۔ اس نے سلانیک اور مناسٹر کے فوجی اسکولوں میں تعلیم حاصل کی۔

آرم اسٹرونگ لکھتا ہے کہ وہ مقدونیہ کے کچھ عیسائی راہبوں کے پاس رہنے لگا تھا۔ انہی سے اس نے فرنچ زبان سیکھی جس کے بعد وہ والیٹر، روسو، جان جیک اور وکٹر ہیگو جیسے فرانسیسی مفکرین کی ان کتب کا رسیا بن گیا جو سلطنتِ عثمانیہ میں ممنوع تھیں۔ کمال میں شعر و ادب اور خطابت کی صلاحیت تھی، وہ ترک قومیت اور وطن پرستی کی حمایت میں شعلہ بار نظمیں کہتا تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ عسکری کالج کے ساتھیوں کے سامنے سلطان عبدالحمید کے خلاف تقریروں اور نظموں کے ذریعے خاصا مقبول ہو چکا تھا۔ اس کے بعد وہ استنبول منتقل ہو گیا جہاں وہ مے نوشی، جوئے اور عشق بازی میں منہمک رہا۔ اسی دوران اس کا تعلق جمعیۃ الوطن سے ہوا جس کی رکنیت کی پاداش میں اسے جیل بھی جانا پڑا۔

آرم اسٹرونگ لکھتا ہے کہ جمعیت اتحاد وترقی کا فری میسنری اور یہود الدونمۃ سے گہرا تعلق تھا۔ بارہا اس کے اجلاس یہودیوں کی کوٹھیوں میں منعقد ہوتے تھے۔ کمال کا پرانا دوست فتحی مقدونی، فری میسنری کا رکن بن گیا تھا۔ انہوں نے جمعیت اتحاد وترقی کو بھی فری میسنری کی طرز پر چلایا۔ انہیں بھاری مقدار میں مالی تعاون وصول ہوتا تھا۔ وہ ایسے لوگوں کو تلاش کرتے تھے جنہیں سیاسی جرائم کی وجہ سے ملک بدر کیا گیا ہو۔

1900ء میں کمال استنبول کے کیڈٹ کالج میں داخل ہوا اور چار سالہ تربیت کے بعد افسر بنا۔ اسے یافا (شام) میں تعینات کیا گیا جہاں وہ ففتھ آرمی کور میں تیس گھڑ سواروں کی پلٹن کا کیپٹن بنا۔ مگر وہ یافا سے بھاگ کر مصر پہنچ گیا اور وہاں سے اپنے آبائی علاقے سلانیک واپس چلا گیا۔ 1907ء میں اس نے اعلیٰ تربیت کی تکمیل کی اور اسے سلانیک میں تھرڈ آرمی کور کا افسر مقرر کر دیا گیا۔ اس نے جزیرہ کریٹ پر یونان کے ایک حملے کو پسپا کرنے میں حصہ لیا۔

مشہور ترک صحافی نامق کمال کے رسالے ''الوطن'' نے اس کے جذبات کو متاثر کیا جس کے بعد کمال نے اپنے خیالات کی اشاعت کے لیے خود ایک مجلہ ''حریت'' جاری کیا۔ پھر جمعیت اتحاد وترقی کی دیکھا دیکھی اس نے ایک جماعت ''جمعیۃ الوطن'' قائم کی۔ کچھ عرصے بعد اس نے اپنی جماعت کا اتحاد وترقی کے ساتھ انضمام کر کے اوپر آنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ کیونکہ اس کی تیز مزاجی اور خودسری کی وجہ سے قائدین اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ اس کی حد سے زیادہ مے نوشی اور عیاشی بھی اس کی بدنامی کا سبب تھی۔ وہ اقتدار اور شہرت کا حریص تھا اور بعض اوقات نشے کی حالت میں شاہانہ احکامات جاری کرتا رہتا تھا۔

ایک بار اس نے اپنے دوست نوری سے کہا: میں تمہیں وزیر اعظم بنا دوں گا؟''

نوری نے ہنس کر کہا: ''برادر! مجھے وزیر اعظم بناؤ گے تو تم خود کس منصب پر ہو گے؟''

کمال نے کہا: ''اس مقام پر جو وزیر اعظم کی تعیناتی کرتا ہے۔''

سلطان عبدالحمید کے آخری دور میں انتخابات کے ذریعے اتحاد وترقی کی حکومت قائم ہوئی تو اس حکومت کے اہم رکن انور پاشا نے، جو کمال کی عادات سے سخت نالاں تھا، اسے لیبیا کے محاذ پر بھیج دیا۔ مگر وہ دو ماہ بعد بلا اجازت اپنے آبائی شہر سلانیک واپس لوٹ آیا۔ 1908ء میں جب خلیفہ عبدالحمید کے خلاف بغاوت ہوئی اور جنرل محمود شوکت سلانیک سے فوج لے کر نکلا تو کمال، اس فوج کا ایک افسر تھا۔

خلیفہ محمد رشاد کے دور میں وہ 1910ء میں ایک بار پھر سلانیک میں افسر کے طور پر تعینات ہوا۔ اسی دوران اس نے فرانس کا دورہ کیا۔ 1911ء میں لیبیا پر اٹلی کے حملے کے دوران وہ اطالوی افواج کے خلاف نبرد آزما ہوا۔ مگر کچھ عرصے بعد وہاں سے فرار ہو کر استنبول واپس آ گیا۔

کیا تاریخ غیر اسلامی علم ہے؟

مولانا اسماعیل ریحان

(قسط دوم)

موصوف کی تیسری غلط فہمی جو دراصل ایک شدید قسم کی بدگمانی ہے، اور وہی ان کی کج فکری کی اصل جڑ ہے، یہ ہے کہ حدیث پر کام کرنے والی جماعت علماء کی تھی الگ تھی اور تاریخ وسیرت کا کام کرنے والی جماعت الگ۔ اور یہ کہ تاریخ وسیرت پر کام کرنے والی جماعت عجمی تھی، نسلی تعصب کا شکار تھی۔

دینی مدارس کا ایک معمولی فاضل بھی جانتا ہے کہ قرآن، حدیث، فقہ، سیرت، رجال، علم تاریخ، ان سب علوم پر کام کرنے والی اہلِ حق کی ایک جماعت ہے، جو الحمدللہ شروع سے ایک چلی آ رہی ہے۔ علوم میں تخصص کے لحاظ سے امتیاز اس وقت بھی تھا اور آج بھی ہے مگر تابعین کرام، ائمہ حدیث اور ماہرین جرح وتعدیل کی بہت بڑی تعداد بیک وقت محدث، فقیہ، سیرت نگار اور مؤرخ بھی تھی۔ اسی لیے سیرت اور تاریخ کے سینکڑوں راوی حضرات کتبِ حدیث میں بھی جگہ جگہ دکھائی دیں گے، اسی طرح حدیث کے سینکڑوں راوی، تاریخ اور سیرت کی کتب میں دکھائی دیں گے۔ (یہ بات اپنی جگہ ہے کہ معیار اور مقام کے لحاظ سے تمام راوی یکساں نہیں جیسا کہ ہر علم کے علماء میں فرقِ مراتب ہوتا ہی ہے۔)

جن تاریخی راویوں کو کالم نگار موصوف نے ''نسلی تعصب سے لتھڑے ہوئے'' کہا ہے، ان کی اکثریت شریف النسل عرب تھی۔ امام طبری سے نصف صدی پہلے اسلامی تاریخ پر آٹھ جلدیں لکھنے والے امام محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) قریشی، ہاشمی تھے۔ خلیفہ بن خیاط (م ۲۴۰ھ) جو اپنے شاگرد امام بخاری سے پہلے اپنی تاریخ کو رواج دے چکے تھے، عرب تھے۔

ان اخباری حضرات میں عروہ بن زبیر بھی تھے۔ کیا وہ عجمی النسل تھے؟ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ ان کی روایات کا بہت بڑا حصہ سیرت اور صحابہ کی تاریخ پر ہی تو مشتمل ہے۔

انہی بزرگوں میں امام ابن شہاب الزہری بھی تھے۔ عجمی نہیں قریشی تھے۔ اوّلین مؤرخین اسلام میں سے ایک ہیں جن سے امام طبری سمیت مؤرخین نے بے دریغ سیرت اور تاریخ کی روایات لی ہیں۔ یہی زہری صحیح مسلم کی چار سو سے زائد اور بخاری شریف کی چھ سو سے زائد احادیث کے راوی ہیں۔ کیا زہری اور ان سے استفادہ کرنے والے محدثین بھی ''لتھڑے ہوئے'' تھے؟

اب محمد بن اسحق کو دیکھئے۔ محمد بن اسحق بن یسار بن خیار۔ پورا شجرہ نسب ہی عربی ہے۔ رہے بھی بچپن سے مدینہ میں۔ تابعی ہیں۔ مکحول، قاسم بن محمد اور سعید بن المسیب کے شاگرد ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا دارومدار چھ افراد پر ہے اور ان چھ کا دارومدار بارہ راویوں پر ہے جن میں سے ایک محمد بن اسحق ہیں۔'' (اوریا جان صاحب کا دل چاہے تو کسی کی ایک آدھ کی جرح کا پتھر اٹھا کر علی بن مدینی جیسے جرح وتعدیل کے امام پر بھی دے ماریں)

مگر یہ بات یہیں تک نہیں رکے گی، ان تحقیقاتِ جدیدہ کے بانیوں سے ان کے پیروکار یہ سوال ضرور کریں گے کہ جب بخاری ومسلم سمیت کوئی بھی کتابِ حدیث مردود روایات سے محفوظ نہیں تو سارا ذخیرہ حدیث ہی مشکوک ہو گیا ہے۔ اس کی صفائی اور تدوین حدیث کا کام ازسرِنو شروع کریں۔ اس طرح اصلاحِ دین اور دفاعِ شخصیاتِ مقدسہ کے نام پر پورے دین کی عمارت ہی ڈھا دی جائے گی تب ہی کہیں جا کر تحقیقات کا بھوت اترے گا۔

آخری میں ایک مسلمہ نکتے پر بات ختم کرتا ہوں۔ یہ تو موصوف کالم نگار بھی مانتے ہیں کہ علم الرجال معتبر ہے اور اسی کے ذریعے حدیث کی حفاظت ممکن ہوئی ہے جیسا کہ وہ علمائے رجال کے متعلق فرماتے ہیں: ''ایک ایک راوی کے کردار، اخلاق اور ایمان کو زیرِ بحث لائے۔''

سوال یہ ہے کہ یہ علم رجال کیا آسمان سے نازل ہوا تھا۔ نہ یہ وحی ہے، نہ یہ حدیث ہے۔ یہ لوگوں کے اقوال ہیں جو لوگوں کے بارے میں ہیں۔ لوگوں کے حالات کا یہ علم تاریخی مواد ہی تو ہے۔ اگر یہ فلسفہ مان لیا جائے کہ تاریخ غیر معتبر ہے تو فن رجال کہاں جائے گا جس میں ایک بہت بڑا حصہ اخباری راویوں کی روایات اور انسانی آراء کا ہے۔ علم رجال کا انتہائی اہم مآخذ محمد بن سعد کی ''الطبقات الکبریٰ'' ہے۔ بعد کے تمام ائمہ فن رجال نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اس کا بیشتر مواد تاریخی روایات پر ہے۔ اس میں صحیح السند روایات کے ساتھ ساتھ محمد بن اسحق اور واقدی سمیت سینکڑوں ضعیف راویوں سے مروی ہزاروں روایات ہیں۔ محمد بن سعد شخصیات کا ذکر کر کے آخر میں اپنی رائے بتاتے ہیں کہ وہ ثقہ مانا گیا ہے یا ضعیف۔ یہ محمد بن سعد، واقدی کے سب سے نامور شاگرد ہیں جو علمائے اسلام کے نزدیک معتبر مؤرخ اور ہمارے جدید محققین کے نزدیک سبائی ایجنٹ تھے۔ اسی طرح بعد میں مدوّن کی گئی فن رجال کی کتب جن میں تمام آراء کو جمع کیا گیا ہے دیکھ لیں، مثلاً سیر اعلام النبلاء۔ اس کا بہت بڑا حصہ تاریخی اسناد کی روایات پر مشتمل ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ فن رجال کے ان جلیل القدر ائمہ نے ایسی کتب بھی مدون کی ہیں جن میں بیک وقت تاریخ بھی ہے اور علم رجال بھی۔ رجال کے سب سے بڑے امام جن کے کاندھوں پر اس علم کی عمارت کھڑی ہے، حافظ شمس الدین ذہبی ہیں۔ ۴۵ جلدوں میں ان کی تاریخِ الاسلام اٹھا کر دیکھ لیں۔ ہر جلد میں دو حصے کیے گئے ہیں۔ ایک حصے میں تاریخی واقعات سن وار اور باقاعدہ ''نیت باندھ کر'' نقل کیے گئے ہیں۔ محمد بن اسحق، زہری، طبری، بلاذری سبھی کی روایات نہایت عمدہ ترتیب سے لی گئی ہیں۔ دوسرے حصے میں رجال کا علم ہے۔ راویوں اور شخصیات پر بھرپور بحث کی گئی ہے۔

اب اگر کوئی خود کو حافظ ذہبی سے بڑا، ماہرِ رجال سمجھتا ہے اور اس کا خیالِ خام یہ ہے کہ ان جیسے علماء کو تو کچھ پتا ہی نہیں تھا کہ وہ کیا کچھ جمع کرتے چلے گئے اور کس کس کو ثقہ ہونے کی سند پکڑاتے گئے اور یہ کہ تاریخ کی کمزوریوں کو آج ''عظیم تحقیقی کتاب'' والے موصوف نے پرکھا ہے، تو وہ کس منہ سے سنت کو محفوظ سمجھنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ایسی ذہنیت والے کے لیے بس دعائے ہدایت ہی کی جا سکتی ہے۔